مبادیات تحقیق

www.KitaboSunnat.com

عبدالرزاق قریشی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یامادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یادیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبادیات تحقیق

عبدالرزاق قریشی

خان بک کمپنی
دکان نمبر 5-4 کمپیوٹر سنٹر 3۔کورٹ سٹریٹ لوئر مال، لاہور
فون: 042-37325463

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب: مبادیات تحقیق

مصنف: عبدالرزاق قریشی

ناشر: خان بک کمپنی

پرنٹر: پرنٹنگ ٹیلنٹ

قیمت: 150 روپے

خان بک کمپنی

دکان نمبر 5-4 کمپیوٹر سنٹر 3۔ کورٹ سٹریٹ لوئر مال، لاہور

فون: 042-37325463

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مندرجات

دیباچہ 5

باب 1 : فن تحقیق 6

ا۔ تحقیق کیا ہے؟ 6

ب۔ تحقیق کی خصوصیات 9

ج۔ محقق کی خصوصیات 15

د۔ وقت کی تقسیم 20

ہ۔ تحقیق کی قسمیں 21

باب 2 : لائبریری کا استعمال 22

ا۔ ڈیوٹی ڈیسیمل سسٹم 23

ب۔ رسالوں سے استفادہ 27

ج۔ لائبریریوں کے مطبوعہ کیٹلاگوں سے استفادہ 28

د۔ ہندوستان کی بعض اہم لائبریریاں 29

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 3 : آغازِ کار	31
ا۔ موضوع کا انتخاب	31
ب۔ مآخذ کی عارضی فہرست	35
ج۔ بنیادی ذرائع	37
د۔ سوالنامہ	38
ہ۔ باضابطہ ملاقات (انٹرویو)	40
باب 4 : مقالہ کی تیاری	41
ا۔ پڑھنے کی اہمیت	41
ب۔ نوٹ لینا	45
ج۔ چارٹ، نقشے وغیرہ	48
باب 5 : مقالہ کی تسوید	50
ا۔ مواد کی ترتیب	50
ب۔ مقالہ کی تسوید	50
ج۔ حاشیہ اور حوالہ (فٹ نوٹ)	58
د۔ پی ایچ ڈی کا مقالہ	64
ہ۔ کتابیات یا فہرست مآخذ	65
و۔ اشاریہ	70

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 6 : تحقیق وتصحیح متن 72

ا۔ تحقیق متن کی دشواریاں 73

ب۔ الحاق کلام 76

ج۔ تحقیق متن کی خصوصیات 78

د۔ نسخوں کی تلاش اور حصول 79

ہ۔ نسخوں کے مراتب 80

و۔ متن کی تحقیق وتصحیح 82

ز۔ مقدمہ یا تعارف 86

ح۔ حواشی وتعلیقات 88

ط۔ کتابیات اور اشاریہ 89

ی۔ عکس 89

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سرآغاز

یہ رسالہ نوجوان محققوں کے لئے لکھا گیا ہے خواہ وہ شوقیہ مضامین لکھتے ہوں یا پی ایچ ڈی کی ڈگری کے مقالے تیار کرتے ہوں۔ ممکن ہے یہ یونی ورسٹی کے بعض رہنماؤں کے لئے بھی مفید ثابت ہو۔ اس میں تحقیق کی مبادیات سے بحث کی گئی ہے اور عملی نقطۂ نگاہ اختیار کیا گیا ہے۔ تحقیق اب عام ہوتی جارہی ہے اور ٹیکنیکل شکل اختیار کر چکی ہے۔ اس لئے اُمید ہے کہ یہ رسالہ نوجوان محققوں کے لئے کارآمد ثابت ہوگا۔

رسالہ میں چند تجویزیں جو اُردو دنیا کے لئے نئی ہیں تجربہ کے طور پر پیش کی گئی ہیں۔ اگر انہیں قبول عام حاصل ہو سکا تو میری سعی مشکور ہوگی ورنہ کم سے کم غور و فکر کا دروازہ تو کھل ہی جائے گا۔

یہ رسالہ فروری 1967ء میں تیار ہو گیا تھا لیکن بعض دقتوں کی وجہ سے اس کی طباعت میں دیر ہوئی اور اشاعت کی نوبت اب آ رہی ہے۔

انجمن اسلام اُردو ریسرچ انسٹی ٹیوٹ بمبئی
25 جنوری 1968ء

عبدالرزاق قریشی

❖❖❖

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 1

فن تحقیق

تحقیق کیا ہے؟

ذہین آدمی غور و فکر کا عادی ہوتا ہے۔ زندگی کے عام مسائل سے متعلق عموماً اور جن مسائل سے اسے دلچسپی ہوتی ہے ان سے متعلق خصوصاً وہ سوچتا رہتا ہے یا سوچنے پر مجبور ہوتا ہے۔ وہ فطرتاً ترقی پسند ہے اور اپنے حالات کو بدلنا یا بہتر بنانا چاہتا ہے اس لئے اس کے دماغ میں نئے نئے مسائل پیدا ہوتے ہیں یا پرانے مسائل سے متعلق نئے نئے پہلو اور شکوک اس کے سامنے آتے ہیں۔ وہ ان مسائل کو حل کرنا یا شکوک کو دور کرنا یا یقین سے بدلنا چاہتا ہے۔ یہیں سے تحقیق کی ابتدا ہوتی ہے۔ منظم دماغ مسائل کو حل کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہے اور اس وقت تک کوشش کرتا رہتا ہے جب تک وہ کسی نتیجہ پر نہ پہنچ جائے۔ اس کے لئے مشتبہ ایک جاندار سوال یعنی تلاش بن جاتی ہے اور جذبۂ تحقیق اسے مدعا کی جستجو پر آمادہ کرتا ہے تاکہ مبہم اور غیر معین بات واضح اور مستحکم ہو جائے۔ (1) موجودہ سائنسی دور میں انسان ہر بات کا بدیہی ثبوت بھی چاہتا ہے اور تحقیق یہ ثبوت مہیا کرتی ہے۔ اسی لئے کرافورڈ نے تحقیق کی تعریف کے سلسلے میں کہا ہے کہ اس

-1 The Quest for Certainity, John Dewey' باب 9' ص 217

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ابتداء کسی مسئلہ سے ہوتی ہے' پھر وہ مواد جمع کرتی ہے' اس کا تنقیدی تجزیہ کرتی ہے اور صحیح شہادت کی بنا پر کسی نتیجہ پر پہنچتی ہے۔ (1)

ویبسٹر کے لغت میں تحقیق (Research) کے یہ معنی بتائے گئے ہیں محتاط یا سرگرم تلاش' گہری جستجو۔

انہماک کے ساتھ جستجو یا چھان بین' بالخصوص یا عموماً ناقدانہ اور سیر حاصل تفتیش یا جستجو جس کا مقصد نئے حقائق کا انکشاف اور ان کی صحیح تاویل اور پھر نئے حقائق کے انکشاف کی روشنی میں مروجہ نتائج' نظریات یا قوانین پر نظر ثانی کرنا یا نظر ثانی کیے ہوئے نتائج کا عملی استعمال وغیرہ' نیز کسی شخصیت یا مضمون یا اسی قبیل کی کسی دوسری چیز سے متعلق مخصوص چھان بین:

جس کے ذریعے چھان بین کرنے والا اپنا انکشاف پیش کرے۔ (2)

آکسفورڈ ڈکشنری نے تحقیق کے یہ معنی دیئے ہیں:

1- کسی مخصوص چیز یا شخص سے متعلق گہری یا محتاط تلاش کا عمل۔

2- کسی حقیقت کے انکشاف کی غرض سے کا غور و فکر یا کسی مضمون کے مطالعہ کے ذریعہ تلاش یا چھان بین' ناقدانہ یا سائنسی سلسلہ تلاش۔

3- کسی مضمون کی چھان بین یا مسلسل مطالعہ۔

4- دوسری بار یا بار بار کی تلاش۔ (3)

1- The Elements of Research F.L. Whitney' باب 1' ص 21

2- 'Webster's New International Dictionary of the Eng Language چاپ دوم

3- 'A New English Dictionary on Historical Principles' جلد 8

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحقیق حقائق کی تلاش ہے اس لئے آلمک کے قول کے مطابق ہر قسم کی تفتیش یا چھان بین کو جو بنیادی ذرائع سے کی گئی ہو' تحقیق کہا جا سکتا ہے۔(1)

لیکن مخصوص مواد جمع کر لینا یا اسے ترقی دے دینا تحقیق نہیں ہے۔ اسی طرح کسی حقیقت کا پتا لگا لینا تحقیق نہیں ہے' بلکہ اس کے اثرات کا کھوج لگانا ضروری ہے کیوں کہ تحقیق نشوونما کا مظہر ہے اور اس کا ماحصل ارتقاء ہے۔(2)

شکاگو یونیورسٹی کے ایک سابق چانسلر R.M.Hutchins نے صحیح کہا تھا کہ ایسی تحقیق کے لئے جس کا مقصد صرف مواد جمع کرنا ہے' یونیورسٹی میں کوئی جگہ نہیں...... وہ تحقیق جو تجربی مواد جمع اور استعمال کرے اور جس کے ذریعہ اُصولوں کا نشوونما' وسعت اور بہتری ہو' یونیورسٹی کی بہترین سرگرمیوں میں داخل ہے اور اس میں یونیورسٹی کے تمام اساتذہ کو مشغول رہنا چاہیے۔(3)

ان مختلف جامع تعریفوں کی روشنی میں کہا جا سکتا ہے کہ تحقیق کا مقصد (1) نامعلوم حقائق کی تلاش اور (2) معلوم حقائق کی توسیع یا ان کی خامیوں کی تصحیح ہے۔ ان دونوں کا نتیجہ حدود علم کی توسیع ہے اور حدود علم کی توسیع انسانی ترقی کا باعث ہے۔ اسی لئے کیلی کی رائے میں تحقیق سب سے مشکل کام ہے جسے سماج نے دوسری تمام سرگرمیوں سے ممیز کیا ہے اور جس میں صرف چند لوگ مشغول رہتے ہیں۔ وہ کسی نئے انکشاف کو جنگ میں مارے جانے یا مذہب کے لئے زندگی وقف کر دینے پر ترجیح دیتے

1- Research and Thesis Writing L.C. Almack' باب 1' ص 11

2- Scientific Method T.L. Kelley' باب 1' ص 1

3- F.L. Whitney' کتاب مذکور' ص 27' 20 بحوالہ

The higher R.M. Hutehins Learnings in America.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔(1)

تحقیق کی خصوصیات:

کرافورڈ نے تعلیمی تحقیق کی مندرجہ ذیل نو خصوصیات بتائی ہیں۔ان میں سے اکثر علمی وادبی تحقیق کے لئے بھی اہم اور ضروری ہیں۔

1- اس کا مرکز کوئی مسئلہ ہوتا ہے۔

2- اس میں کوئی نئی بات کہی جاتی ہے۔

3- اس کا دارومدار جستجو پسند دل اور دماغی رجحان پر ہے۔

4- اس کے لئے کھلے دل ودماغ کی ضرورت ہے۔

5- اس کا انحصار اس مفروضہ پر ہے کہ دنیا کی ہر چیز میں تبدیلی ممکن ہے۔

6- اس کا مقصد قوانین کا انکشاف کرنا اور پھر انہیں عام بنانا ہے۔

7- یہ سبب اور اثر کا مطالعہ ہے۔

8- اس کی بنیاد پیمانہ پر ہے۔

9- اس کے لئے ایک بیدار فنی طریقہ کار لازمی ہے۔(2)

تحقیقی مقالہ میں کوئی علمی مسئلہ حل کیا جاتا ہے یا کوئی نئی بات کہی جاتی ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ جو بات کہی جائے وہ بنیادی طور پر نئی ہو۔ایک بات پہلے کہی جا چکی ہے۔اس میں جدید معلومات کا اضافہ بھی تحقیق ہے۔جو بات پہلے کہی گئی ہے اگر اس میں غلطی یا غلطیاں ہیں تو ان کی تصحیح بھی تحقیق ہے۔مسئلہ کے کسی نئے پہلو پر بحث کرنا یا روشنی ڈالنا بھی تحقیق ہے۔کسی طے شدہ مسئلہ پر دوبارہ روشنی ڈالنا بھی تحقیق ہے۔قدیم

-1 T.L. Kelley' کتاب مذکور باب' ص 3

-2 F.L. Wh[illegible]' کتاب مذکور باب 1' ص 24-25' بحوالہ C.C. Crawford

[illegible]cation

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحقیقات کو، وہ علم کی کسی شاخ سے تعلق رکھتی ہوں، نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ موجودہ ترقی کا سرا اگر تلاش کیا جائے تو وہ ماضی کے دھندلکے میں ملے گا۔ Methods of research کے مصنفین نے Boyd کے حوالے سے لکھا ہے کہ تھامس ایڈیسن نے یہ اصول بنایا تھا کہ پہلے یہ پتا لگاؤ کہ اس موضوع پر دوسروں نے کیا کام کیا ہے اور پھر وہاں سے شروع کرو جہاں دوسروں نے ختم کیا ہے۔(1) یہ اصول علمی و ادبی تحقیق کے لئے بھی یکساں اہم ہے۔ محقق کے منتخب کئے ہوئے موضوع پر جو کام ہو چکا ہے اس کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ دوسروں کے کام کا جائزہ لینے کے بعد ہی موضوع کی اہمیت و افادیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے یا جیسا کہ آلمک نے کہا ہے، دوسروں کے کام کے جائزہ کے بعد ہی محقق اپنی تحقیق کی جدت کا اندازہ کر سکتا ہے۔(2) مشہور انگریزی شاعر بائرن نے تخلیقی کام کرنے والوں کے متعلق جو بات کہی تھی وہ تحقیقی کام کرنے والوں پر بھی صادق آتی ہے۔ اس نے کہا تھا کہ جدت کے لئے یہ ضروری ہے کہ ادیب سوچے زیادہ اور پڑھے کم۔ لیکن یہ ناممکن ہے۔ سوچنے سے پہلے اس نے بہت کافی پڑھ لیا ہو گا۔(3)

جائزہ لینے کے علاوہ، نئے محققین کو ماہر محققین کی تصانیف کو نمونہ کے لئے بھی سامنے رکھنا چاہئے۔ اچھی تحقیق کا صحیح تصور پیدا کرنے کے لئے یہ بہترین طریقہ ہے۔ اگر ماہر محققین کے ذاتی تجربے اور تجویزیں ان کا مضمون چاہے کچھ بھی رہا ہو۔ تحریری شکل میں مل سکیں تو ان سے بھی استفادہ کرنا چاہئے۔ یہ تجربے نئے محققین کے لئے چراغ

1- Methods of Research, C.V. Good and D.E. Scates' باب 2 ص 42
T.A. Boyd 'Research' ص 72
2- J.C. Almack' کتاب مذکورہ باب نمبر 9' ص 224
3- C.V. Good and D.E. Scates' کتاب مذکور باب 2' ص 52

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راہ کا کام دے سکتے ہیں مثلاً فرانسس بیکن نے اپنی طبیعت کا تجزیہ اس طرح کیا تھا: مجھ میں جستجو کی خواہش تھی۔ میں شکوک پر نائل کرتا تھا۔ مجھے غور وفکر سے دلچسپی تھی۔ میں اپنے نظریئے کو پیش کرنے میں عجلت نہیں کرتا تھا۔ میں دوسروں کی بات پر غور کرنے کے لئے آمادہ رہتا تھا اور اپنے خیالات کو پیش کرنے اور ترتیب دینے میں احتیاط برتتا تھا۔ یہ خصوصیات مجھے فطرت کی طرف سے عطیہ ملی تھیں۔ (1) اسی طرح چارلز ڈارون کا یہ بیان کہ میری عادتوں کی باقاعدگی نے میرے مخصوص کام میں مجھے کم فائدہ نہیں پہنچایا (2) نوجوان محقق کے لئے سودمند ثابت ہوسکتا ہے۔

تحقیق میں جذبات یا قیاس آرائی کو دخل نہیں ہونا چاہئے اور نہ اسے حمایت یا مخالفت سے واسطہ رکھنا چاہئے۔ محقق کا نقطۂ نگاہ اور طریقہ کار سائنسی ہونا چاہئے۔ سائنسی نقطۂ نگاہ وہ نقطۂ نگاہ ہے جو مشتبہ حقائق سے لطف اٹھا سکے۔ سائنسی طریقہ کار کے ذریعہ آدمی شک کو واضح تلاش کے عمل میں تبدیل کرکے بارآور فائدہ اٹھاتا ہے۔ جس آدمی کو غور وفکر سے عشق نہیں وہ ذہنی طور پر ترقی نہیں کرسکتا اور جسے مسائل سے دلچسپی نہیں اسے غور وفکر سے عشق نہیں ہوتا۔ مسائل سے دلچسپی ذہنی تجسس کا باعث ہوتی ہے اور ذہنی تجسس آدمی کو جلد بازی سے باز رکھتا ہے اور نئے حقائق کے لئے سرگرم تلاش (تحقیق) کی ترغیب دلاتا ہے۔ (3) سائنسی طریقہ کار صرف سائنس کے لئے مخصوص نہیں ہے۔ سائنس ایک لاطینی لفظ ہے جس کے معنی ہیں جاننا۔ اس لئے علم وفن کی ہر شاخ سائنس کہی

1- Fracis Bocon, C.D. Bown' تعارف' ص8

2- Francis Darwin' Life and Letters of Charles Darwin' جلد 1' باب 2' ص106

3- John Dewey' کتاب مذکور' باب 9' ص217-218

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاسکتی ہے' چنانچہ قدیم زمانہ میں سائنس اور علم ہم معنی الفاظ تھے۔ بقول پیرسن سائنس کا میدان بے کنار ہے۔ اس کے مواد کی حد نہیں۔ مظاہر فطرت کی ہر شاخ' معاشرتی زندگی کا ہر پہلو' قدیم و جدید ترقیوں کی ہر منزل سائنس کی حدود میں آتی ہے۔ سچ یہ ہے کہ حقائق کو سائنس نہیں کہتے بلکہ ان حقائق کو برتنے کا طریقہ سائنس ہے۔(1) حقائق میں انسان کی علمی ترقی کے ساتھ تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ کل کے بہت سے حقائق آج غلط ثابت ہو چکے ہیں۔ انسان کی علمی ترقی آج کے بہت سے حقائق کو بھی غلط ثابت کر سکتی ہے۔ اس لئے اہمیت طریقہ کار ہی کو ہے۔ سائنس پوری کائنات کو اپنے احاطہ میں لینے کی دعویدار ہے اور اس بات کی مدعی ہے کہ سائنسی طریقہ کار علم و فن کی اقلیم تک پہنچنے کا تنہا رستہ ہے۔(2) اسی لئے پیرسن کا مشورہ ہے کہ سائنسی طریقہ کار کی عادت ہر شخص کو ڈالنا چاہئے۔ ان کی رائے میں یہ طریقہ اچھی شہریت کے لئے لازمی ہے۔(3) یہ طریقہ اختیار کرنے سے کام نہ صرف منظم مرتب ہوگا بلکہ جو نتیجہ اخذ کیا جائے گا وہ محقق کے ذاتی رجحان یا روایتی اثر سے آزاد ہوگا۔ اس کی ابتداء ہی صحیح نتیجہ حاصل کرنے کے عزم سے ہوئی ہے۔ اس لئے جہاں تحقیق ہے وہاں سائنس ہے اور جہاں مظاہر فطرت ہیں وہاں تحقیق ہے۔(4)

تحقیق میں قیاس آرائی کو تو دخل نہیں لیکن تخیل کی کارفرمائی ضرور ہے۔ تخیل محقق کے لئے اتنا ہی ضروری ہے جتنا شاعر کے لئے۔ اس کی مدد سے وہ نئی نئی باتیں سوچ سکتا ہے' یہاں تک کہ مستقبل کو بھی دیکھ سکتا ہے۔ لیکن یہ تخیل منظم ہونا چاہئے۔ یہی

1- The Grammar of Science, Karl Pearson تعارف' ص16

2- ایضاً ص26

3- ایضاً ص12

4- C.V. Good and D.E. Scates' کتاب مذکور باب 1' ص12

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منظم تخیل ہے جو تمام عظیم سائنسی اکتشافات میں کام کرتا ہے۔ جس شخص کے پاس تخیل نہیں وہ حقائق کو جمع تو کر سکتا ہے لیکن اکتشافات نہیں کر سکتا۔ (1) یہ غلط طور پر مشہور ہو گیا ہے کہ اکتشافات اتفاقی ہوتے ہیں۔ ہزاروں میں ایک اکتشاف اس طرح ہوا ہو گا ورنہ عموماً وہ اتفاقی نہیں ہوتے۔ اکتشاف محقق کی مسلسل کوششوں کا نتیجہ ہوتا ہے۔

دسمٹنی کی رائے جو کہ مفکرانہ خیالات' سائنس اور تحقیق میں بڑی یکسانیت ہے۔ (2) کرافورڈ تحقیق کو غور و فکر کا منظم و مرتب اور پاکیزہ طریقہ بتاتے ہیں۔ (3) خیالات میں تسلسل اور نظم و ترتیب حقیقت میں مفکرانہ خیالات ہی کی بدولت پیدا ہوتی ہے۔ مفکرانہ خیالات سے مراد کسی عقیدہ یا علم کی کسی شاخ سے متعلق وہ سرگرم' مسلسل اور محتاط غور و فکر ہے جو ان اسباب کی روشنی میں جو اس کی تائید کرتی ہیں اور ان نتائج کی روشنی میں جن کی طرف وہ مائل ہو' کی جائے۔ (4) مفکرانہ خیالات غور و فکر کے دوسرے طرز عمل کے برخلاف دو باتوں پر مشتمل ہیں: (1) شک' تذبذب اور دماغی الجھن کی حالت میں جس میں غور و فکر پیدا ہوتی ہے۔ (2) ایسے مواد کی تلاش و جستجو اور چھان بین جو شک کو رفع اور تحیر کو دور کرے۔ (5)

تحقیق نہ صرف شک کو رفع اور تحیر کو دور کرتی ہے بلکہ آدمی کے لئے نئی نئی راہیں کھولتی ہے۔ وہ مسائل کو حل کرتی ہے اور گتھیوں کو سلجھاتی ہے۔ وہ خامیوں کو دور کرتی اور خوب کو خوب تر بناتی ہے۔ وہ آئین نو کی قدر سکھاتی ہے۔ وہ انسان کے مقاصد

1- Karl Pearson' کتاب مذکور' تعارف' ص 31

2- F.L. Whitney' کتاب مذکور' باب 1' ص 27

3- ایضاً' ص 21

4- How We Think, John Dewey' باب 1' ص 9

5- John Dewey' کتاب مذکور' باب 1' ص 12

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تکمیل میں معین ثابت ہوتی ہے۔ Methods of Research کے مصنفین کو اس پر اس قدر اعتماد ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ جب تک تحقیق کا وجود ہے مغربی تہذیب کو زوال نہیں آ سکتا۔ (1) انہوں نے صحیح کہا ہے کہ مختلف شعبوں میں تحقیق کی بنا پر ہم اپنے خیالات کو وسعت دے سکتے ہیں' یہاں تک کہ عہد رفتہ کا نقشہ ہماری نگاہوں کے سامنے آ سکتا ہے۔ اسی کی بدولت ہم دنیا کی گوناگوں تہذیبوں کو اپنا سکتے ہیں' غیر مرئی چیزوں کو دیکھ سکتے ہیں' فضائے بسیط کے اسرار کا انکشاف کر سکتے ہیں۔ اس طرح تحقیق آدمی کو پوری کائنات سے رشتہ جوڑنے میں مدد دیتی ہے۔ (2)

موجودہ دور کی بہت سی ذہنی و مادی ترقیوں کا سبب یہی تحقیق ہے۔ ریل اور جہاز کی تیز رفتار نے سفر اور رسل و رسائل میں آسانیاں پیدا کر دی ہیں۔ انجینئرنگ کے کارناموں نے اولاد آدم کو مبہوت کر رکھا ہے۔ بجلی کی روشنی سے تاریک دیہات جگمگانے لگے ہیں۔ ریڈیو اور ٹرانزسٹر نے ایک ملک کو دوسرے ملک سے بہت قریب کر دیا ہے۔ ریگ زار سرسبز و شاداب میدانوں میں تبدیل ہو رہے ہیں۔ بنجر زمینیں لہلہاتے ہوئے کھیتوں میں بدل رہی ہیں۔ بہت سے خطرناک امراض کا تقریباً خاتمہ ہو چکا ہے یا ان کا کامیاب علاج تلاش کیا جا چکا ہے۔ غرض علوم وفنون کی ترقی' تعلیم و تربیت کے ماہرانہ طریقے' زندگی کی راحت کے سامان کی فراوانی' انسانی دکھوں کا علاج اور مشکلات کا حل تحقیق ہی کی بدولت ہے۔ اس طرح کہا جا سکتا ہے کہ تحقیق کا مقصد انسانیت کی خدمت ہے۔

1- C.V. Good and D.E. Scates' کتاب مذکور' باب 1' ص 18

2- ایضاً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محقق کی خصوصیات:

محقق کا مطالعہ بہت وسیع ہونا چاہئے۔ اپنے مخصوص مضمون کے علاوہ اسے متعلقہ مضامین کا بھی مطالعہ کرنا چاہئے مثلاً اُردو کے محقق کو فارسی لازمی طور پر جاننے کی ضرورت ہے۔ عربی جاننا بھی اس کے لئے مفید ثابت ہوگا۔ قدیم اُردو سے متعلق اودھی برج' ہریانی وغیرہ سے واقفیت کے بغیر تحقیق ناقص ہوگی۔ ادب کے محقق کے لئے عہد متعلقہ کے تاریخی' معاشی و معاشرتی حالات کا علم بھی ضروری ہے۔ اسے عروض' مبادیات فلسفہ و تصوف وغیرہ سے بھی واقف ہونا چاہئے۔ اسی طرح تاریخ کے محقق کو جغرافیائی علوم' معاشیات اور سماجی علوم کا مطالعہ لازماً کرنا ہوگا۔ متعلقہ علوم یا مضامین کے مطالعہ کے لئے اس وسعت یا گہرائی کی ضرورت نہیں جو اصلی مضمون یا موضوع کے لئے ضروری ہے۔ وسیع مطالعہ کے ساتھ ساتھ گہری نظر' تنقیدی شعور اور دیانت کی بھی ضرورت ہے۔ واقعات کو توڑ مروڑ کر پیش کرنا یا حقائق پر پردہ ڈالنا تحقیقی دیانت کے خلاف ہے۔ بے تعصب یا بے لوث ہونے کے لئے دو باتوں کا ہونا ضروری ہے۔ ایک یہ کہ مصنف تہذیبی حیثیت سے بہت بلند مرتبہ کا حامل ہو اور اپنے متوقع کتاب خوانوں کو اچھی طرح سمجھتا ہو۔ دوسری بات یہ کہ اس کی قوت ارادی اسے بے لوث ہونے پر مجبور کرے۔ (1)

تحقیق کے لئے ذاتی دلچسپی ضروری ہے۔ ذاتی دلچسپی کے بغیر اعلیٰ درجہ کی تحقیق نہیں ہوسکتی۔ تحقیق کا مادی معاوضہ کچھ نہیں ہے۔ اس کا بہترین معاوضہ وہ مسرت ہے جو محقق کو اپنی کامیابی پر ہوتی ہے۔ گلیلیو طب کا پروفیسر تھا' لیکن ریاضی اور علوم طبعی سے دلچسپی کی بنا پر اس نے طب کی معقول مشاہرہ کی پروفیسری چھوڑ دی۔ ہرشیل موسیقار تھا'

-1 T.L. Kelley' کتاب مذکور' باب 1' ص 16

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن اسے علم نجوم سے دلچسپی ہوئی اور دُوربین بنانے کا شوق ہوا اس لئے وہ موسیقی کو ترک کر کے تحقیق کی طرف مائل ہوا جس کا نتیجہ یورانس سیارہ کی دریافت اور بڑے سائز کی دوربین کی ایجاد تھی۔ اِڈورڈ براؤن کو فارسی ادب سے لگاؤ پیدا ہوا تو انہوں نے طب کو خیر باد کہا اور اپنی زندگی کا بیشتر حصہ فارسی ادب کی تحقیق میں گزارا اور اس میں وہ کمال حاصل کیا کہ ایران کے علمائے ادب نے ان کی اُستادی کو تسلیم کیا۔ مولانا شبلی نے وکالت کا نفع بخش پیشہ چھوڑ کر علم و ادب کی تحقیق کو اپنایا۔ ان کا شوق تحقیق انہیں مصر و شام و ترکی تک لے گیا۔ (مولانا) سید سلیمان ندوی نے کالج کی آرام دہ اور معقول تنخواہ کی ملازمت ترک کر کے ساری عمر دارالمصنفین کی علمی خانقاہ میں ایک معمولی مشاہرہ پر گزار دی۔ جسٹس سر شاہ سلیمان دن بھر عدالت میں قانونی گتھیاں سلجھایا کرتے تھے، لیکن گھر پر فرصت کے لمحات میں ریاضی کے مسائل حل کیا کرتے تھے۔ ایران کے موجودہ دور کے ایک نامور محقق آقای سعید نفیسی نے طبابت کو تحقیق ادب پر قربان کر دیا تھا۔

تحقیق کے لئے شوق اور دلچسپی کے ساتھ ساتھ سخت محنت کی بھی ضرورت ہے۔ مواد کی گرد آوری میں نہ صرف کتابوں، مخطوطوں وغیرہ کے اوراق الٹنا ہوتے ہیں بلکہ ہر قسم کی راحت کو قربان کرنا پڑتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تحقیق میں صبر آزما محنت کی ضرورت ہے۔ مشہور جرمن مورخ رینکے (Ranke) اکیانوے برس کی عمر تک کام کرتا رہا۔ اس کے دو نوجوان مددگار جو باری باری سے اس کے ساتھ رہتے تھے، اس کے ساتھ کام کرتے کرتے تھک جاتے تھے۔ (1) کیونڈش کی محنت و انہماک کی یہ حالت تھی کہ اس کا دوپہر کا کھانا ایک سوراخ کے ذریعہ اس کے کمرے میں رکھ دیا جاتا تھا تا کہ اسکے

-1 C.V. Good and D.E. Scates، کتاب مذکور، باب 2، ص 57

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کام میں خلل نہ پڑے۔(1) سرسید احمد خاں نے دہلی کی عمارتوں کی تاریخ لکھنے کے سلسلے میں جو محنت و جاں فشانی کی تھی اس کا اندازہ (مولانا) حالی کے مندرجہ ذیل بیان سے لگایا جاسکتا ہے:

".....سرسید کہتے تھے کہ قطب صاحب کی لاٹھ کے بعض کتبے جو زیادہ بلند ہونے کے سبب نہ پڑھے جاسکتے تھے۔ان کے پڑھنے کو ایک چھینکا دو بلیوں کے بیچ میں ہر ایک کتبہ کے محاذی بندھوا دیا جاتا تھا اور میں خود اوپر چڑھ کر اور چھینکے میں بیٹھ کر کتبے کا چربہ اتارتا تھا۔جس وقت میں چھینکے میں بیٹھتا تھا تو مولانا صہبائی فرطِ محبت کے سبب بہت گھبراتے تھے اور خوف کے مارے ان کا رنگ متغیر ہوجاتا تھا۔"(2)

حافظ محمود خاں شیرانی کی جفاکشی اور ساتھ ہی سادگی کا اندازہ ان کے ایک ممتاز ہم عصر شیخ عبدالقادر کے اس بیان سے ہوتا ہے۔شیخ صاحب شیرانی صاحب سے ملنے ان کے مکان پر گئے تھے۔

"گرمی کا موسم تھا اور دوپہر کے بعد کا وقت ......وہ ایک ہلکا سا بنیان پہنے ہوئے تھے اور کمر کے گرد صرف ایک چھوٹا سا تہ بند باندھے بیٹھے تھے۔پنکھا نہ دستی نہ بجلی کا۔نہ گرمی سے بچنے کی فکر نہ پروا۔کتابیں اور وہ۔گردوپیش فرامین اور سکے۔یہ پروفیسر محنت کے لحاظ سے مغربی پروفیسروں سے زیادہ (جفاکش؟) اور آسائش

1- C.V.Good and D.E. Scates' کتاب مذکور' باب 2' ص 56

2- خواجہ الطاف حسین حالی' حیات جاوید' پہلا حصہ' دوسرا باب' ص 48

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ماندوبود میں کسی غریب مسجد کے ملا سے زیادہ سادہ تھا۔"(1)

تحقیق میں وقت کا سوال بھی بڑی اہمیت رکھتا ہے۔نوجوان محقق چاہتا ہے کہ اس کا مقالہ جلد سے جلد مکمل ہو جائے اور وہ اپنے کاروبار میں لگ جائے لیکن تحقیق کا تقاضا اس کے برعکس ہے۔عاشقی صبر طلب اور تمنا بیتاب۔ تحقیق کے لئے طویل وقت کی ضرورت ہے۔سائنسی تحقیق کو جانے دیجئے کہ اس میں تجربے اکثر رکاوٹیں ڈال دیتے ہیں۔تاریخی' معاشرتی' ادبی تحقیق وغیرہ کی تکمیل میں بھی مدتیں گزر جاتی ہیں۔صرف دو مثالیں کافی ہوں گی۔مولانا امتیاز علی خاں عرشی نے حضرت عمرؓ کے خطوط' خطبات اور حکیمانہ اقوال کو جمع کرنا شروع کیا۔"گزشتہ 45-40 برس میں انہوں نے اس کام کی تکمیل کے لئے خدا معلوم کیا کیا اور کہاں کہاں سے مواد جمع کیا ہے۔یہ کام جو انہوں نے اپنی جوانی میں اور اپنی تصنیفی زندگی کے آغاز میں شروع کیا تھا' آج تک مکمل نہیں ہوا' حالانکہ سینکڑوں صفحات کا مسودہ لکھا پڑا ہے۔"(2) انگلستان کی ایک خاتون ہیلن ڈربی شائر نے تیس سال صرف کر کے ملٹن کی Paradise Lost کا ایک مستند ایڈیشن تیار کیا جسے آکسفورڈ یونیورسٹی پریس نے شائع کیا ہے۔

لیکن اس کا یہ مقصد نہیں کہ تحقیق کو لازمی طور پر طول دیا جائے۔اس قسم کی مثالیں بھی موجود ہیں کہ ایک اہم موضوع پر مختصر سی مدت میں تحقیق مکمل ہو گئی مثلاً اپنی تمام مشکلوں اور رکاوٹوں کے باوجود "آثار الصنادید کا پہلا ایڈیشن ڈیڑھ برس کے اندر اندر چھپ کر تیار ہو گیا۔"(3)

1- شیخ عبدالقادر" حافظ محمود شیرانی مرحوم" اورینٹل کالج میگزین' جلد 23' عدد 2' ص 7

2- مالک رام و مختار الدین احمد (مرتبہ)' ذکر عرشی' نذر عرشی' ص 18

3- خواجہ الطاف حسین حالی' کتاب مذکور' پہلا حصہ' دوسرا باب' ص 48

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیووا (Iowa) کی ریاستی یونیورسٹی نے 1922ء میں محقق طلبہ کی صلاحیتوں کو جانچنے کے لئے ایک کارڈ بنایا تھا۔ اس میں دس شرطیں رکھی تھیں اور ہر شرط کے لئے نمبر مقرر کئے تھے۔ یہ شرطیں حقیقتاً سائنسی مضامین میں تحقیق کے لئے ہیں۔ لیکن غیر سائنسی مضامین میں تحقیق کرنے والے طلبہ کا بھی ان شرطوں پر پورا اترنا یکساں ضروری ہے۔ نیچے ان شرطوں کو نقل کیا جاتا ہے:

1- قوت استدلال : مسائل کو استخراجی اور استقرائی دونوں طریقوں سے حل کرنے کی صلاحیت۔
2- جدت: قوت اختراع' ذکاوت' منظم اقدام اور معقول افکار کی زرخیزی۔
3- حافظہ: حقائق کا وسیع' منطقی' کارآمد اور فوری اظہار۔
4- چستی: تیز اور اثر پذیر مشاہدہ' فکر اور احساس۔
5- صحت: جچا تلا' تیز متناسب اور قابل اعتماد مشاہدہ' فکر اور احساس۔
6- کاوش: قوت ارتکاز' مسلسل توجہ' استقلال اور با اصول کوشش۔
7- اشتراک: ذہنی رفاقت اور مل کر کام کرنے اور رہنمائی کی صلاحیت۔
8- اخلاقی رجحان: ذہنی دیانت' صحت بخش اخلاقی معیار' مطمع نظر اور اثرات۔
9- تندرستی: عضلاتی استحکام' جسمانی ساخت' قوت حیات اور قوت برداشت۔
10- تحقیق کے لئے شوق اور سرگرمی: طبع زاد اور تخلیقی کام سے گہری دلچسپی اور اس کی خواہش۔ (1)

ان شرطوں میں علمی نہ ادبی تحقیق کے نقطۂ نگاہ سے مندرجہ ذیل شرطیں نسبتاً زیادہ اہم ہیں:

قوت استدلال' جدت' حافظہ' اخلاقی رجحان' تحقیق کے لئے شوق اور سرگرمی۔

1- F.L. Whimey' کتاب مذکور' باب نمبر 1' ص 47

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت کی تقسیم:

ریسرچ اینڈ رپورٹ رائٹنگ (Research and Report Writing) کے مصنفین نے پی ایچ ڈی کے طلب کے لئے ایک مفید اور عملی ہدایت دی ہے اور وہ یہ ہے کہ تحقیق کے مختلف پہلوؤں یا منزلوں کو اپنے محدود وقت میں تقسیم کر دینا چاہیئے۔ ان کی رائے میں دو تہائی حصہ کو مواد کی تلاش اور فراہمی کے لئے اور ایک تہائی کو مقالہ لکھنے کے لئے مخصوص کرنا چاہیئے۔ اس کی مفصل تقسیم انہوں نے اس طرح کی ہے:

الف: مواد کی تلاش

1- موضوع کا انتخاب
2- پس منظری مطالعہ
3- عارضی فہرست مآخذ تیار کرنا
4- عارضی خاکہ
5- پڑھنا اور نوٹ لینا
6- نوٹوں کو ترتیب دینا

ب: مقالہ لکھنا

1- جمع کئے ہوئے مواد کا تنقیدی تجزیہ
2- آخری خاکہ تیار کرنا
3- پہلا مسودہ
4- نظر ثانی
5- آخری فہرست مآخذ تیار کرنا
6- آخری مسودہ(1)

1- Elliot Gartner and Francesco cordasco' Research and Report Writing' چاپ ہشتم' باب نمبر 1' ص 5'6

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحقیق کی قسمیں:

انسان کی زندگی میں تنوع ہے اس لئے اس کے مسائل میں بھی تنوع ہے' مثلاً علمی مسائل' معاشرتی مسائل' تعلیمی مسائل وغیرہ۔ چونکہ مسائل میں تنوع ہے اس لئے موضوعات کی تحقیق میں بھی تنوع ہے' یعنی زندگی کے ہر شعبہ میں تحقیق ہوسکتی ہے اور ہوتی ہے عموماً اسے دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے: (1) علمی تحقیق (2) عملی تحقیق۔ علمی تحقیق میں سارے علوم وفنون شامل ہیں۔ عملی تحقیق کو حرفیاتی (ٹکنالاجیکل) تحقیق بھی کہتے ہیں۔ آئندہ صفحات میں صرف علمی تحقیق اور خصوصاً اردو ادب کی تحقیق کے نقطۂ نگاہ سے گفتگو کی جائے گی۔

❖❖❖

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 2

لائبریری کا استعمال

سیمویل جانسن کا مشہور قول ہے کہ "ایک کتاب کی تصنیف کے لئے مصنف آدھی لائبریری چھان مارتا ہے۔ لائبریری کا استعمال اور اس کی اہمیت وافادیت جانسن کے زمانہ سے موجودہ دور میں بہت بڑھ گئی ہے۔ کوئی محقق، نوجوان ہو یا تجربہ کار، اس کا موضوع خواہ کسی مضمون سے تعلق رکھتا ہو، لائبریری سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ مواد کی فراہمی کے لئے اسے یہیں آنا پڑے گا۔ لائبریرین اور لائبریری کے عملہ کے دوسرے افراد عموماً محقق کے ساتھ شوق اور دلچسپی سے تعاون کرتے ہیں۔ لیکن ان کو بار بار تکلیف دینا مناسب نہیں۔ اس میں محقق کا وقت بھی ضائع ہوتا ہے۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ وہ لائبریری کے طریق کار سے خود واقف ہو اور صرف غیر معمولی حالات میں لائبریرین یا کسی دوسرے سے مدد لے۔

ہر بڑی لائبریری میں دو طرح کی کتابیں ہوتی ہیں:

(1) حوالہ کی کتابیں (2) عام کتابیں

حوالہ کی کتابیں عموماً کھلی الماریوں میں رکھی ہوئی ہیں تاکہ ہر اسکالر جب چاہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جتنی بار چاہے انہیں آسانی سے دیکھ سکے۔ یہ کتابیں لائبریری سے باہر نہیں جا سکتیں۔

حوالہ کی کتابوں میں انسائیکلو پیڈیا' ڈسٹرکٹ گزیٹیر' لغات' لائبریریوں کے مطبوعہ کیٹلاگ وغیرہ ہوتے ہیں۔ انسائیکلو پیڈیا نوجوان محقق کے لئے خصوصاً مفید ہے۔ اس کے ہر مضمون کے آخر میں مآخذ کی ایک منتخب فہرست ہوتی ہے جس کی مدد سے وہ آسانی سے قدم آگے بڑھا سکتا ہے۔ انسائیکلو پیڈیا زیادہ تر انگریزی میں ہیں' لیکن اردو کے انگریزی داں محققین بھی ان سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں' اور اٹھاتے ہیں۔ اُردو میں دائرہ معارف اسلامیہ' کے نام سے پنجاب یونیورسٹی کے زیر اہتمام لاہور (پاکستان) میں ایک جامع انسائیکلو پیڈیا چھپ رہی ہے۔ اس کے چند اجزاء شائع ہو چکے ہیں۔

عام مطالعہ کی کتابیں کلرک کے توسط سے منگائی جاتی ہیں اور انہی کو منگانے کے لئے لائبریری کے طریق کار سے واقفیت ضروری ہے۔

ڈوی ڈیسیمل سسٹم:

موجودہ دور میں بڑی اور اچھی لائبریریوں میں عموماً ڈوی ڈیسیمل سسٹم کا چلن ہے۔ یہ طریقہ ملول ڈوئی (Melvel Dewey) کا ایجاد کیا ہوا ہے۔ جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے اس میں کتابوں کی ترتیب کے لئے ڈیسیمل (اعشاریہ) استعمال کیا جاتا ہے۔ کتاب کا نام اور ضروری تفصیلات ایک کارڈ پر ہوتی ہیں۔ ہر کتاب کے لئے تین کارڈ ہوتے ہیں: پہلا مصنف کے نام کا کارڈ' دوسرا کتاب کے نام کا اور تیسرا موضوع کا۔ انجمن' سوسائٹی' کمیٹی وغیرہ کا نام مصنف کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ بشرطیکہ روئداد یا رسالہ پر مرتب کا نام نہ ہو۔ مآخذ کی عارضی فہرست تیار کرتے وقت چونکہ نوجوان محقق اپنے موضوع سے اچھی طرح واقف نہیں ہوتا اس لئے تیسرا کارڈ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی رہنمائی کرسکتا ہے۔موضوع کے کارڈ دیکھ کر وہ پتا لگا سکتا ہے کہ اس کے کام کی کون کون سی کتابیں لائبریری میں موجود ہیں۔نیچے تینوں کارڈوں کے نمونے دیئے جاتے ہیں:

954

اح م　　سیداحمد خاں

آثارالصنادید،مطبوعہ مطبع منشی نول کشور،لکھنو 1876ء

صفحات 132+32+23+291

2406

954

اح م　　آثارالصنادید

سیداحمد خاں

1876ء

954 / اح م

سیداحمد خاں

پہلے اور دوسرے کارڈوں میں دائیں طرف (انگریزی میں بائیں طرف) کیٹلاگ کا نشان ہے۔یہ نشان بتاتا ہے کہ کتاب کس جگہ ہے۔کتاب منگاتے وقت سلپ پر یہ نشان لکھنا ضروری ہے۔اسے انگریزی میں Call Number کہتے ہیں۔پہلے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کارڈ میں نیچے بائیں طرف داخلہ نمبر ہے جسے انگریزی میں Accession Number کہتے ہیں۔

مصنف وار کارڈ ہمیشہ اس ترتیب سے رکھے جاتے ہیں:

1- مکمل مجموعہ تاریخی ترتیب سے
2- مکمل مجموعہ کے انتخابات
3- الگ الگ تالیفات حروف تہجی یا ابجد کے لحاظ سے
4- الگ الگ تالیفات کسی اور مصنف کی شرکت کے ساتھ
5- ترجمے یا مرتبہ کتابیں

مصنف کی تصنیفات و تالیفات کے بعد اس پر جو تصنیفات و تالیفات ہوتی ہیں ان کے کارڈ ہوتے ہیں۔

ڈوی ڈیسیمل طریقہ میں تمام مضامین کو دس حصوں میں اور پھر ہر حصہ کو دس ذیلی حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ مختلف مضامین کی تقسیم حسب ذیل ہے:

000..........099	متفرقات
100..........199	فلسفہ
200..........299	مذہب
300..........399	سماجی علوم
400..........499	لسانیات
500..........599	طبعیات
600..........699	مفید فنون
700..........799	فنون لطیفہ
800..........899	ادب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

999.........900 تاریخ، سفر نامہ، سوانح عمری

ادبی تحقیق کے لئے جس زمرہ کی ضرورت ہے وہ 899.........800 ہے۔

اس زمرہ کو مندرجہ ذیل مزید دس حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

809.........800 متفرقات

819.........810 امریکی ادب

829.........820 انگریزی ادب

839.........830 جرمن ادب

849.........840 فرانسیسی ادب

859.........850 اطالوی ادب

869.........860 ہسپانوی ادب

879.........870 لاطینی ادب

889.........880 یونانی ادب

899.........890 دوسری زبانوں کے ادب

ڈوی ڈیسیمل سسٹم امریکا کی ایجاد ہے اس لئے اس میں صرف امریکا اور یورپ کی زبانوں کو جگہ دی گئی ہے۔ لیکن چونکہ یہ طریقہ ساری دنیا کے فائدہ اور سہولت کی خاطر ایجاد کیا گیا تھا اس لئے آخری نمبر (دوسری زبانوں کے ادب) اس طرح رکھا گیا کہ ایشیاء اور افریقا کی مختلف زبانیں بھی اسے کام میں لا سکتی اور اس سے فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔ اس آخری نمبر کو مزید دس حصوں میں اس طرح تقسیم کیا گیا ہے:

890 دوسری زبانوں کے ادب

891 انڈو آریائی ادب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

892 سامی ادب

893 عامی ادب

894 سیتھی وتورانی ادب

895 ایشیائی زبانوں کے ادب

896 افریقی زبانوں کے ادب

897 شمالی امریکا کا ادب

898 جنوبی امریکا کا ادب

899 ملائی'پولی'نیشیائی اور دوسری زبانوں کے ادب

اُردو ادب کے لئے دوسرا نمبر (891) استعمال ہوتا ہے۔ اس نمبر کی اعشاریہ کی مدد سے حسب ذیل مزید توسیع کی گئی ہے:

891، 431 شعروشاعری

891، 432 ڈراما

891، 433 افسانے اور ناول

891، 434 مضامین

891، 435 خطابت

891، 436 خطوط

891، 437 ہجو وظرافت

891، 438 متفرقات

رسالوں سے استفادہ

مواد کی تلاش اور گردآوری کے سلسلہ میں مخطوطوں اور کتابوں کے علاوہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معیاری رسالوں کی جلدوں سے بھی استفادہ کرنا ہوگا۔ لیکن ہندوستان کی لائبریریوں میں ابھی رسالوں کے مضامین کے اشاریہ کارڈ بنانے کا رواج بہت کم ہے' اس لئے پورے رسالہ کی ورق گردانی ضروری ہے۔ (1) یہ کام وقت طلب ضرور ہے مگر رسائل سے استفادہ ناگزیر ہے۔ رسائل کے مضامین چونکہ موضوع کے ایک ہی پہلو سے بحث کرتے ہیں اس لئے ان میں کتاب سے زیادہ تفصیل ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ان مضامین میں تازہ بتازہ تحقیق اور رائیں ہوتی ہیں۔ (2)

لائبریریوں کے مطبوعہ کیٹلاگوں سے استفادہ:

مواد کی فراہمی اور محقق کی رہنمائی میں لائبریریوں کے مطبوعہ مفصل کیٹلاگ بھی مفید ثابت ہوتے ہیں۔ ان کیٹلاگوں سے محقق کو نہ صرف یہ کہ اس کے موضوع سے متعلق کتابوں کا پتا چلتا ہے بلکہ اور بھی کارآمد اشارے ملتے ہیں مثلاً مخطوط کے مصنف کے حالات اور اس کی دوسری تصانیف کا اسے علم ہوتا ہے۔ مخطوط کے اور نسخے کہاں کہاں ہیں' اس کی بھی نشاندہی ہوتی ہے۔ بعض اوقات مخطوط کے تمام ابواب نقل کر دیئے جاتے ہیں۔ اس صورت میں محقق کو کتاب کی اہمیت وافادیت کا فوراً اندازہ ہو جاتا ہے لیکن ہندوستان و پاکستان کی بڑی اور اچھی لائبریریوں میں سے کم لائبریریوں کے کیٹلاگ ابھی چھپے ہیں۔

-1 اُردو (کراچی)' اورینٹل کالج میگزین (لاہور)' نوائے ادب (بمبئی)' برہان (دہلی) اور معارف (اعظم گڑھ) کے مضامین کی فہرستیں مرتب ہو کر شائع ہو چکی ہیں۔ پہلے تین رسالوں کی فہرستیں خود ان رسالوں میں شائع ہوئی ہیں اور آخرالذکر دو کی برہان (دہلی) میں چھپی ہیں۔

-2 A Research Manual, C.B. Williams and A.H. Stevenson' ترمیم شدہ ایڈیشن' باب 3' ص 35

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن ملکی و بیرونی لائبریریوں کی کتابوں کے کیٹلاگ اب تک چھپ چکے ہیں ان میں بعض کے نام نیچے دیئے جاتے ہیں:

1- اسٹیٹ سنٹرل لائبریری (کتب خانہ آصفیہ) (حیدر آباد)
2- انڈیا آفس لائبریری (لندن)
3- برٹش میوزیم (لندن)
4- بمبئی یونیورسٹی لائبریری (بمبئی)
5- بوڈلین لائبریری (آکسفورڈ)
6- رضا لائبریری (رام پور) (جلد اول)
7- کتب خانہ ادارہ ادبیات اُردو (حیدر آباد)
8- کتب خانہ انجمن ترقی اردو پاکستان (کراچی) جلد اول
9- کتب خانہ سالار جنگ (حیدر آباد)
10- کتب خانہ مسجد جامع، بمبئی (بمبئی)
11- صولت لائبریری (رام پور)

کتب خانہ انجمن ترقی اُردو پاکستان (کراچی) کے مخطوطات کے کیٹلاگ کی دوسری اور تیسری جلدیں زیر طبع ہیں۔ رضا لائبریری (رام پور) کے مخطوطات کے کیٹلاگ کی بھی دوسری جلدیں چھپ رہی ہیں۔

ہندوستان کی بعض اہم لائبریریاں:

جہاں تک ہندوستان کی لائبریریوں کا تعلق ہے اُردو کے محققین کے لئے مندرجہ ذیل لائبریریاں خصوصاً مفید ثابت ہوسکتی ہیں:

1- آزاد لائبریری، مسلم یونیورسٹی (علی گڑھ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2- اسٹیٹ سنٹرل لائبریری (کتب خانہ آصفیہ) (حیدر آباد)

3- اورینٹل پبلک لائبریری بانکی پور (پٹنہ)

4- پیر محمد لائبریری (احمد آباد)

5- رضا لائبریری (رام پور)

6- صولت لائبریری (رام پور)

7- کتب خانہ ادارہ ادبیات اُردو (حیدر آباد)

8- کتب خانہ انجمن اسلام اُردو ریسرچ انسٹی ٹیوٹ (بمبئی)

9- کتب خانہ انجمن ترقی اُردو (علی گڑھ)

10- کتب خانہ دار المصنفین (اعظم گڑھ)

11- کتب خانہ سالار جنگ (حیدر آباد)

12- نیشنل لائبریری (کلکتہ)

بعض بڑے شہروں میں ریکارڈ آفس (Records Office)' آرکائیوز (Archives)' میوزیم (Museum) وغیرہ کے ذخیروں سے بھی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ یہ ذخیرے تاریخ اور فنون لطیفہ کے موضوعات پر تحقیق کے سلسلہ میں خصوصاً اہمیت رکھتے ہیں۔

بعض بڑی لائبریریوں میں بہت سی اہم کتابوں کی مائیکروفلم یا روٹو گراف رہتے ہیں ان سے بھی استفادہ کیا جا سکتا ہے

❖❖❖

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 3

آغاز کار

موضوع کا انتخاب:

تحقیق میں پہلا اور نہایت اہم قدم موضوع کا انتخاب ہے۔ اس سلسلہ میں ماہرین تحقیق کی رائے ہے کہ نوجوان محقق موضوع کا انتخاب خود کرے تو بہتر ہے۔ یہ موضوع ایسا ہو جس سے اسے پہلے سے دلچسپی ہو اور وہ اس سے متعلق تھوڑا بہت پڑھ چکا ہو۔ بعض اوقات پی ایچ ڈی کے طلبہ موضوع کا انتخاب خود نہیں کرتے بلکہ اپنے رہنما یا کسی اور فاضل شخص سے کراتے ہیں۔ چونکہ موضوع کے انتخاب میں ان کی ذاتی دلچسپی کو دخل نہیں ہوتا اس لئے وہ کچھ دور چل کر بھٹک جاتے ہیں اور منزل مقصود تک پہنچ نہیں پاتے یا گرتے پڑتے پہنچتے ہیں۔ اس طریقہ کار میں ایک خرابی یہ بھی ہے کہ کبھی کبھی رہنما یا دوسرا فاضل شخص موضوع کا انتخاب اپنے نقطۂ نگاہ کے علاوہ اپنی سطح علمی سے کرتا ہے۔ اگر اتفاق سے دونوں باتیں یکجا ہو جائیں، یعنی موضوع نوجوان محقق کی دلچسپی کا نہ ہو اور اس کی سطح علمی سے اونچا بھی ہو تو اس کی مشکلیں بہت بڑھ جاتی ہیں، یہاں تک کہ بعض اوقات وہ مایوس ہو کر ہمت ہار بیٹھتا ہے۔ جب موضوع کا انتخاب اپنی دلچسپی اور اپنی سطح علمی کے مطابق ہو گا تو کام کی رفتار بھی حسب خواہش ہو گی اور نتیجہ بھی خوشگوار ہو گا۔ ہندوستان میں یونیورسٹی کے بعض رہنما بعض اوقات پی ایچ ڈی کے طلبہ کو اپنا پسند کیا ہوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موضوع اختیار کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ یہ کوئی اچھا طریقہ نہیں۔ مختصر یہ کہ جہاں تک ممکن ہو موضوع کا انتخاب محقق خود کرے تا کہ وہ اس کی دلچسپی کا بھی ہو اور اس کی صلاحیت کے مطابق بھی ہو۔ البتہ وہ اپنے موضوع کی اہمیت' افادیت' جدت' مواد کی فراہمی کے امکانات وغیرہ سے متعلق اپنے رہنما سے مشورہ ضرور کر سکتا ہے اور اسے کرنا چاہئے۔

مینول آف تھیسس رائٹنگ (A Manual of Thesis Writing) کے مصنفین کی رائے میں اگر نوجوان محقق موضوع کا انتخاب کرنے سے پہلے اپنے آپ سے مندرجہ ذیل سوالات کرے تو یہ اس کے لئے مفید ثابت ہو سکتے ہیں:

1- کیا یہ موضوع اس لائق ہے کہ اس پر تحقیق کی جائے؟

2- کیا اس موضوع پر تحقیق مکمل ہو سکتی ہے؟

3- کیا اس موضوع پر تحقیق کرنا میرے لئے ممکن ہے؟

4- کیا اس موضوع پر میں تحقیق کر سکتا ہوں؟(1)

ان سوالوں کے جواب کے لئے مصنفین مذکور نے جو اشارے کئے ہیں انہیں بھی مختصراً نیچے دیا جاتا ہے:

1- تحقیق کا مقصد کوئی نئی حقیقت پیش کرنا یا نئی بات کہنا ہے' اس لئے اس سوال کے جواب کے لئے وہ اپنے کسی رہنما یا کسی اور تجربہ کار محقق سے مدد لے سکتا ہے۔

2- اس موضوع پر مواد ملنے کے امکانات ہیں یا نہیں؟ اس کے جواب کے لئے بھی وہ اپنے رہنما یا کسی ماہر محقق سے مشورہ کر سکتا ہے۔ لیکن جہاں تک موضوع سے

1- 'A Manual of Thesis Writing 'A.H. Cole and K.W. Bigelow چاپ ہشتم' باب 1' ص 2

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی ذاتی دلچسپی کا تعلق ہے اس کا جواب وہ خود دے سکتا ہے۔

3- اس سوال کے جواب کے لئے وقت' متعلقہ زبان یا زبانوں کا علم اور بعض مضامین کی صورت میں اخراجات وغیرہ کے نقطۂ نگاہ سے خود اسے غور کرنا ہوگا۔

4- اس سوال کے جواب کے لئے اسے اپنے طبعی رجحان' صلاحیت وغیرہ کا جائزہ لینا ہوگا۔(2)

موضوع کا انتخاب کرتے وقت مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے:

1- موضوع نیا اور اہم ہو۔ تکرار مضمون سے نہ علم وادب میں اضافہ ہوگا اور نہ محقق کو کوئی فائدہ پہنچے گا۔ اس کا یہ مقصد نہیں کہ صرف ایسے موضوع کا انتخاب کیا جائے جس پر اب تک کچھ نہ لکھا گیا ہو یا بہت کم لکھا گیا ہو۔ کوئی کتاب یا مقالہ حرف آخر نہیں ہو سکتا۔ موضوع میں نئے نئے زاویے پیدا ہوں گے۔ بقول وھٹنی تحقیق میں جدت ایک اضافی صفت ہے اور کسی مضمون میں کسی ایسے موضوع کا بننا جس کو مفکرانہ خیالات کی سطح نے نہ چھوا ہو ناممکن ہے۔(2) اس لئے ایسے موضوع کا بھی انتخاب کیا جا سکتا ہے جس پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ البتہ موضوع جس نقطۂ نگاہ سے پیش کیا جائے وہ نیا ہو۔ پرانے موضوع میں بھی جدت پیدا کی جا سکتی ہے۔ ترتیب مواد' اخذ نتائج وغیرہ کے ذریعہ اسے نیا بنایا جا سکتا ہے۔ ایک مثال کافی ہوگی۔ خیام پر بہت سی کتابیں اور مقالے اچھے اچھے مصنفوں کے قلم سے لکھے جا چکے تھے۔ لیکن (مولانا) سید سلیمان ندوی نے چونکہ خیام سے متعلق نئے نئے گوشوں پر روشنی ڈالی اس لئے اس پرانے موضوع میں

-1 'A Manual of Thesis Writing 'A.H. Cole and K.W. Bigelow
چاپ ہشتم' باب 1' ص 3-2

-2 F.L. Whitney' کتاب مذکور' باب 3' ص 90-89

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جدت پیدا ہوئی اور ان کی تصنیف کو قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا۔

2- موضوع سے علم کی شاخ کو جس میں تحقیق کی جا رہی ہے' کیا فائدہ پہنچے گا جیسا کہ پہلے کہا جا چکا ہے' تحقیق کا مقصد علم وفن کو ترقی دینا ہے۔ تحقیق علم میں بے شمار چھوٹے چھوٹے اضافے کر کے انسانی بہبودی میں حصہ لیتی ہے۔ محقق میں چیونٹی کی بعض خصوصیات ہوتی ہیں جو اپنے ڈھیر پر ایک ایک دانہ کا اضافہ کرتی ہے۔(1)

3- جس موضوع پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور آسانی سے مواد مل سکتا ہے' نوجوان محقق کو اس کے انتخاب سے بچنا چاہیے' کیونکہ جب مواد کی کثرت ہو گی تو اس کا ترتیب دینا اور نتیجہ اخذ کرنا مشکل ہو گا اور اگر یہ ہو بھی جائے تو نا تجربہ کاری کی وجہ سے اس میں جدت پیدا کرنا مشکل ہو گا۔

4- ایسے موضوع سے بھی بچنا چاہیے جس کے لئے مواد کی فراہمی کے امکانات کم ہوں۔

5- موضوع بہت وسیع وبسیط نہ ہو۔ وسیع موضوع کی صورت میں کامل کا ایک جزو تحقیق کے لئے منتخب کرنا بہتر ہو گا مثلاً ''اُردو نثر کے اسالیب بیان'' ایک وسیع موضوع ہے۔ اسے اس طرح مختلف حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

اُردو نثر کے اسالیب بیان

قدیم اُردو نثر کے اسالیب بیان

1857ء سے 1914ء تک کی اُردو نثر کے اسالیب بیان

1914ء سے 1947ء تک کی اُردو نثر کے اسالیب بیان

آزادی کے بعد کی اُردو نثر کے اسالیب بیان

1- J. W. Best 'Research in Education' باب 15' ص 16

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

6- بہت محدود موضوع کا انتخاب بھی مناسب نہیں۔ اس صورت میں نوجوان محقق کے ہمت ہارنے کا اندیشہ ہے۔

7- جس موضوع سے محقق کو کسی قسم کی نفرت ہو یا اس کے متعلق اُس نے کچھ خاص قسم کے تصورات قائم کر لئے ہوں' اس کا انتخاب نہ کرے (1) محض تنقیص کی غرض سے تحقیق کرنا ایک بے معنی سی بات ہے۔ ایسی تحقیق سے تحقیق کا مقصد پورا نہیں ہو سکتا یعنی ایسی تحقیق سے علم وادب میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا۔

8- موضوع نہ صرف محقق کے لئے دلچسپ ہو بلکہ طبع و اشاعت کی صورت میں قاری کی بھی دلچسپی کا باعث بن سکے اور کتاب کے مطالعہ سے اس کے علم میں اضافہ بھی ہو اور اسے مسرت بھی حاصل ہو۔ (2)

مآخذ کی عارضی فہرست:

تحقیق میں دوسرا اہم قدم مآخذ کی فہرست تیار کرنا ہے' یعنی محقق جس موضوع پر مقالہ لکھنا چاہتا ہے اس پر کتابوں' رسالوں' مضمونوں وغیرہ کی شکل میں اب تک جو کچھ لکھا جا چکا ہے اس کی ایک فہرست تیار کرے۔ وہ پہلے ان کتابوں' مضمونوں وغیرہ کی فہرست بنائے جو اس کے ذہن میں موجود ہیں۔ اس کے بعد تلاش شروع کرے۔ یہ کام وقت طلب اور صبر آزما ہے۔ نوجوان محقق کو مستقل مزاجی سے کام لینا ہوگا اس موقع پر اسے تفصیلی یا تنقیدی طور پر پڑھنے کی ضرورت نہیں' بلکہ صرف یہ دیکھنا ہے کہ اس کے موضوع سے متعلق کام کی چیزیں ہیں یا نہیں' اور ساتھ ہی اسے موضوع کی اہمیت' وسعت'

1- C.B. Williams and A.H. Stevenson' ترمیم شدہ ایڈیشن' باب 4' ص 64

2- C.B. Williams and A.H. Stevenson' کتاب مذکور' ترمیم شدہ ایڈیشن' باب 4' ص 64

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مواد کی قلت' غلطیوں' غلط اخذ نتائج وغیرہ کا پتا چل جائے' اور اچھے اور برے مفید اور غیر مفید مواد میں تمیز ہو جائے۔ بعض اوقات یہ کام کتاب کی فہرست مندرجات یا اشاریہ سے بھی لیا جا سکتا ہے۔

فہرست مآخذ اگر "3x5 کے پتلے کارڈ یا تراشے (سلپ) پر تیار کی جائے تو بہتر ہے۔ ایک کارڈ یا تراشے پر صرف ایک کتاب کا نام ہونا چاہیے۔ اس میں مندرجہ ذیل پانچ باتیں لازمی طور پر درج کی جائیں:

ا۔ مصنف یا مرتب کا نام ب۔ کتاب کا نام (اگر ایک سے زیادہ جلدوں میں ہے تو جلد کا نمبر' ج۔ مقام اشاعت د۔ ناشر۔ سال اشاعت (اگر ایک سے زیادہ ایڈیشن ہیں تو ایڈیشن کا نمبر'

مثلاً

میر' میر تقی		ذکر میر
اورنگ آباد	انجمن ترقی اردو ہند	1928ء

اگر محقق چاہے تو اپنی سہولت سے لئے کارڈ پر اور باتیں بھی لکھ سکتا ہے مثلاً باب' صفحہ یا صفحات کا نمبر درج کر لینا مناسب ہو گا۔ اسی طرح لائبریری کا Call Number بھی نوٹ کر لینا اس کے لئے مفید ہو گا۔ ایسی صورت میں اسے دوبارہ لائبریری کا کارڈ دیکھنے کی ضرورت نہ پڑے گی۔

رسالہ کے مضامین کی فہرست بنانے میں مندرجہ ذیل باتیں نوٹ کرنا ہوں گی:

ا۔ مضمون نگار کا نام ب۔ مضمون کا عنوان (واوین میں) ج۔ رسالہ کا نام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

د۔ جلد اور شمارہ (بریکٹ میں سال بھی دے دیا جائے تو بہتر ہے' ہ۔ صفحات
مثلاً

شیخ چاند "سودا کی حیات اور کلام کے متعلق غلط فہمیاں اور غلط بیانیاں"
اُردو (سہ ماہی) 'جلد 14 'نمبر 2(1934ء)
صفحات 341-370

فہرست مآخذ ایک ہی بار میں مرتب نہیں ہو سکتی۔اس میں وقتاً فوقتاً اضافہ ہوتا رہے گا۔ بہت سی کتابوں کے نام خارج بھی ہو جائیں گے' یہاں تک کہ کتاب یا مقالہ مکمل ہونے تک ایک نئی فہرست تیار ہو جائے گی۔اس فہرست میں صرف ان کتابوں' رسالوں وغیرہ کے نام ہوں گے جن سے مقالہ میں استفادہ کیا گیا اور جن کا حوالہ دیا گیا ہے۔

بنیادی ذرائع:

سارے ممکن الحصول مواد کو سارے ممکن ذرائع سے اکٹھا کرنے کی کوشش کی جائے۔ یہ تلاش وجستجو بنیادی ذرائع سے ہو۔بنیادی ذرائع سے حاصل کیا ہوا مواد مستند ترین ہوتا ہے'اس لئے جہاں تک ممکن ہو یہی طریقہ اختیار کیا جائے۔صرف مجبوری کی حالت میں ثانوی ذرائع کی طرف رُخ کیا جائے۔ایک کتاب عربی میں ہے اور اس کا ترجمہ اُردو میں ہو چکا ہے۔اگر محقق عربی جانتا ہے تو اصل کتاب سے استفادہ کرے نہ کہ ترجمہ سے کیونکہ ترجمہ ثانوی درجہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

ریسرچ اینڈ رپورٹ رائٹنگ (Research and Report Writing) کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصنفین مندرجہ ذیل ذرائع کو بنیادی ذرائع میں شمار کرتے ہیں:

1- تجربے
2- ذاتی تفتیش وتلاش: انٹرویو اور سوالنامہ
3- تحقیقی مقالمات و مضامین جو پیشہ ورانہ رسالوں میں شائع ہوئے۔
4- خطوط' ڈائریاں اور خودنوشتہ سوانح عمریاں
5- فن اور ادب کی تخلیقی تحریریں
6- حکومت' میونسپلٹی' بورڈ وغیرہ کی روئدادیں
7- تحقیقی اداروں' دانش گاہوں وغیرہ کی روئدادیں
8- اخبارات(1)

اس فہرست میں مندرجہ ذیل کا اضافہ کیا جا سکتا ہے:

1- مخطوطات
2- فرامین

سوالنامہ:

بسٹ (Best) نے اچھے تعلیمی سوالنامہ کی آٹھ خصوصیات بتائی ہیں۔ ان میں سے مندرجہ ذیل سات علمی و ادبی سوالنامہ کے لئے یکساں اہم ہیں:

1- سوالات کسی اہم موضوع سے متعلق ہوتے ہیں تاکہ اس کی اہمیت مجیب کو جواب دینے پر مائل کر سکے۔ موضوع کی اہمیت سوالنامہ میں واضح اور محتاط طور پر بتا دی جائے۔

1- Elliot Gatner and Francesco Cordaso' کتاب مذکور' چاپ ہشتم' باب نمبر 3' ص 27-28

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2- صرف ایسے سوالات پوچھے جاتے ہیں جن کے جواب دوسرے ذرائع سے مل نہ سکتے ہوں۔

3- جہاں تک ممکن ہوتا ہے سوالنامہ مختصر ہوتا ہے۔

4- سوالنامہ ظاہری طور پر جاذب نظر ہوتا ہے' عمدگی سے ترتیب دیا جاتا ہے اور صفائی سے لکھا جاتا ہے۔ (یا مطبوعہ ہوتا ہے)

5- ہدایات واضح اور مکمل ہوتی ہیں۔ اہم اصطلاحات کی تشریح کر دی جاتی ہے۔ ایک سوال میں صرف ایک بات پوچھی جاتی ہے۔ ہر سوال صاف اور سادہ لفظوں میں لکھا جاتا ہے اور اس انداز سے لکھا جاتا ہے کہ اس کا جواب آسانی سے' ٹھیک ٹھیک اور واضح طور پر دیا جا سکے۔

6- سوالات صرف نفس امر سے متعلق ہوتے ہیں اور مطلوبہ جواب کی طرف کوئی اشارہ نہیں کرتے۔

7- سوالات نفسیاتی ترتیب کے ساتھ (یعنی عام سے خاص) پیش کیے جاتے ہیں۔ ترتیب مجیب کو اس کے خیالات مرتب کرنے میں مدد دیتی ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کے جوابات منطقی ترتیب کے ساتھ ہوتے ہیں اور نفس امر سے متعلق ہوتے ہیں۔ بہتر ہے کہ پہلے ایسے سوالات پیش کیے جائیں جن کا اثر مجیب پر خوشگوار ہو اور پھر نازک اور دقیق سوالات پوچھے جائیں۔ پریشان کن سوالات سے پرہیز کیا جائے۔(1)

سوالنامہ بھیجا جائے تو اس کے ساتھ جوابی لفافہ یا ٹکٹ ضرور بھیجے جائیں۔

1- J.B. Best' کتاب مذکورہ باب 7' ص 151

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باضابطہ ملاقات (انٹرویو):

باضابطہ ملاقات بھی ایک طرح کا سوالنامہ ہے۔ یہ تحریر ہوتا ہے۔ وہ زبانی سوالات بہرحال تحریری شکل میں موجود ہوتے ہیں۔ انٹرویو کے سلسلہ میں چند باتوں کا خصوصاً خیال رکھنا ضروری ہے۔ وقت کا تعین اپنی سہولت کے مطابق نہ کیا جائے بلکہ جس سے انٹرویو لینا ہے اس کی سہولت کے مطابق کیا جائے تاکہ وہ سکون واطمینان اور تفصیل سے جواب دے سکے۔ غیر متعلق سوالات ہرگز نہ پوچھے جائیں۔ جواب اسی وقت لکھ لیا جائے یا فوراً بعد تاکہ مجیب کے اصل الفاظ استعمال کیے جا سکیں۔ موجودہ ترقی یافتہ دور میں اگر جوابات ٹیپ ریکارڈ کر لئے جائیں تو بہتر ہے۔ اس میں سہولت بھی ہے اور خرچ بھی کچھ زیادہ نہیں ہے۔ اس صورت میں جوابات اسی وقت لکھنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ بعد میں ٹیپ ریکارڈ کو مکمل اور مقصدی تجزیہ کی خاطر جتنی بار چاہیں سن سکتے ہیں۔ اس میں مجیب کے اصل الفاظ کے علاوہ اس کا لہجہ اور جذبات کا اُتار چڑھاؤ بھی محفوظ ہو جاتا ہے۔(1)

❖❖❖

1- J.B. Best، کتاب مذکورہ، باب 7، ص 69

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 4

مقالہ کی تیاری

مآخذ کی عارضی فہرست تیار کر لینے کے بعد محقق مقالہ کی تیاری شروع کر دے یعنی اب وہ اپنے موضوع سے متعلق کتابیں پڑھنا شروع کرے۔ جیسا کہ ابتداء میں کہا جا چکا ہے، محقق کو اپنے موضوع سے متعلق ہر ممکن الحصول تحریر پڑھنے کی ضرورت ہے کیونکہ اس کے بغیر وہ اپنے مقالہ میں جدت پیدا نہیں کر سکتا۔

پڑھنے کی اہمیت:

پڑھنے کی بھی خاصی اہمیت ہے کیونکہ پڑھتے وقت غور و فکر بھی کرنا ہوتا ہے۔ ایک امریکن مصنف کی رائے پڑھنے کا فن ان تمام خصوصیات کا حامل ہوتا ہے جو انکشاف کے لئے ضروری ہیں، یعنی مشاہدہ کی تیزی قوت حافظہ تخیل اور ایسا دماغ جو تجزیہ اور غور فکر کا عادی ہو۔ (1)

موجودہ دور کی چھپی ہوئی کتابوں سے مواد تلاش کرنے میں محقق کو نسبتاً آسانی ہوگی۔ جدید مطبوعات میں عموماً کتاب کے آخر میں اشاریہ ہوتا ہے۔ اس کی مدد سے محقق بڑی آسانی سے اپنے مطلب کی چیزیں ڈھونڈ سکتا ہے۔ اگر کتاب کے آخر میں

-1 M.J. Adler 'How to Read a Book' باب 3، صفحہ 43

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشاریہ نہ ہویا اس کے ذریعہ کامیابی نہ ہو سکے تو فہرست مضامین کو دیکھ کر پورا باب پڑھنا ہوگا۔ اگر پورا باب پڑھنے کی ضرورت پیش آئے تو اسے سرسری طور پر پڑھنا چاہیے۔ ہر باب یا کتاب کو شروع سے آخر تک پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

پی ایچ' ڈی کے امیدوار کو ایک محدود وقت میں مقالہ تیار کرنا ہوتا ہے۔ عام محقق کو بھی وقت کی قدر و قیمت اور اہمیت کا احساس ہوتا ہے۔ اس لئے پڑھنے کی رفتار تیز ہونا چاہیے۔ پڑھنے کی رفتار کو مشق و مزاولت کے ذریعہ تیز یا تیز تر بنایا جا سکتا ہے۔ انگریزی کے ایک مشہور مصنف لنڈ (Lynd) نے پڑھنے کی رفتار کو تیز بنانے کے لئے مندرجہ ذیل طریقے بتائے ہیں:

1۔ تم آسانی سے جس حد تک پڑھ سکتے ہو' کچھ دیر کے لئے اپنے آپ کو اس سے زیادہ تیز پڑھنے پر مجبور کرو۔ یہ سب سے اہم اصول ہے۔ ابتداء میں تمہیں یہ پریشانی ضرور ہوگی کہ تم اپنی خواہش کے مطابق عبارت کا مفہوم سمجھنے سے قاصر رہو گے۔ لیکن اس کی پرواہ نہ کرو مشق کے ساتھ یہ دقت خود بخود دور ہو جائے گی۔ ایک ماہر تعلیم جس نے عبارت پڑھنے کے موثر طریقہ کی تحقیق میں کافی وقت صرف کیا ہے' کہتا ہے کہ میں نے اپنے پڑھنے کی رفتار کو اس طرح کافی حد تک بڑھایا ہے۔ میں نے اپنے آپ کو یہ احساس دلا کر کہ میرے پڑھنے کی رفتار بلاوجہ سست ہے' اور پھر استقلال کے ساتھ امکانی حد تک تیز مگر پوری توجہ کے ساتھ پڑھنے کی کوشش کی تاوقتیکہ تکان محسوس ہونے لگے۔ یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہا جب تک پڑھنے کی کسی حد تک ایک نئی رفتار قائم نہ ہوئی۔

2۔ ہر سطر میں جہاں تک ممکن ہو' آنکھ کم سے کم جگہوں پر رک کے پڑھتے وقت نظر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلسل حرکت نہ کرے بلکہ وقفے اور جھٹکے کے ساتھ متحرک ہوتی رہے۔ آنکھیں چھپی ہوئی عبارت کی ہر سطر کے مختلف ٹکڑوں کی تیزی سے تصویریں لیتی ہیں اور پھر انہیں یکجا کر کے ان سے مطلب پیدا کرتی ہیں۔ اصل میں نظر کی حرکت کے وقت پڑھنا نہیں ہوتا بلکہ اس وقت ہوتا ہے جب نظر کی حرکت تھم جاتی ہے۔ ایک ایک لفظ نہ پڑھو بلکہ لفظوں' فقروں اور جملوں کے مجموعے کو پڑھو۔ اس طرح ایک شخص جس کے پڑھنے کی رفتار بہت سست تھی' ایک سطر 5ء15 وقفوں کی مدد سے پڑھا کرتا تھا' وہی ہر روز بیس بیس منٹ کی بیس دن کی مشق سے اس وقفہ کی اوسط کو 1ء6 کی حد تک کم کرنے میں کامیاب ہوسکا...... سطر کے پہلے لفظ پر نگاہ نہ جماؤ بلکہ سطر کے ابتدائی حصہ میں کسی جگہ پر جماؤ۔ اسی طرح آخری وقفہ آخری لفظ پر نہ ہو بلکہ سطر کے آخری حصہ میں کسی جگہ پر ہو۔

3۔ کسی چھوٹے ہوئے لفظ یا لفظوں کو دوبارہ پڑھنے کی خاطر نگاہ کو پیچھے نہ پلٹاؤ۔ اس کا خیال اسی وقت سے کرنا ہوگا جب تم نے یہ طے کرلیا کہ تم اپنے پڑھنے کی رفتار کو تیز کرو گے۔ نگاہ کو پلٹانے کا سب سے عام سبب یہ ہے کہ پیشرو سطر کے آخر سے نگاہ پلٹتے وقت صحیح سطر پر نہیں پڑتی۔ پڑھتے وقت ہر قسم کے موضوع پر الگ الگ موثر طریقہ سے یہ تجربہ کرو کہ نگاہ صحیح سطر پر پڑے۔

4۔ نظر کی حرکت میں ایک مسلسل موزونی (سر) قائم کرو۔ یہ موزونی زیر مطالعہ کتاب کی سطروں کی لمبائی اور مواد کی مناسبت سے ہوگی۔ اس سر کے ساتھ ہر سطر میں اپنے آپ کو جھولتا ہوا محسوس کرو۔ شکاگو یونیورسٹی کے پروفیسر بسول (Beswel) نے بتایا ہے کہ ایک پڑھنے والے کی نظر کی حرکت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھا جا سکتا ہے کہ آنکھ ایک سطر سے دوسری سطر پر ایک موزوں جھٹکے کے ساتھ پہنچتی ہے اور ہر سطر پر وقفے تقریباً برابر ہوتے ہیں اور پیچھے لوٹنے والی حرکات بہت کم ہوتی ہیں یا بالکل نہیں ہوتیں۔ اس کے برعکس ایک عام پڑھنے والا کبھی نگاہ کو آگے لے جاتا ہے اور کبھی پیچھے لاتا ہے تاکہ ایک لفظ جو واضح نہیں ہوا تھا' واضح ہو سکے اور پھر نگاہ کو آگے لے جاتا ہے اور پھر فوراً پیچھے لے آتا ہے۔

5۔ پڑھتے وقت منہ سے آواز نہ نکلے بلکہ ہونٹ بھی نہ ہلنے پائیں کیونکہ آواز نکلنے یا ہونٹ ہلنے کی وجہ سے پڑھنے کی رفتار سست ہو جاتی ہے۔ (1)

مواد کی فراہمی کے لئے جو مطالعہ کیا جاتا ہے اس کے سلسلے میں وھٹنی نے مندرجہ ذیل مفید اور عملی ہدایتیں دی ہیں:

> محقق کو ہمیشہ یہ جاننا چاہئے کہ اسے کس قسم کی تحریروں کو توجہ سے پڑھنے کی ضرورت ہے۔ یہ اس سلسلہ کی سب سے اہم کڑی ہے۔ وہ ہر تحریر کو جو اسے دستیاب ہوتی ہے یکساں توجہ یا رفتار سے نہیں پڑھ سکتا۔ وقت اس کی اجازت نہیں دیتا اور نہ اس کی ضرورت ہے۔ بعض اوقات محض ٹائیٹل یا ابواب کی سرخیوں اور دیباچہ پر نگاہ ڈال لینا کافی ہوگا۔ بعض کتابوں کا اشاریہ یہ دیکھ لینے سے مقصد پورا ہو سکتا ہے۔ اسی طرح بعض ابواب کو تیزی سے سرسری طور پر پڑھنا چاہئے۔ بعض کتابوں کو آہستہ اور توجہ سے پڑھنا ہوگا اور پڑھنے کے

1- F.L. Whinney' کتاب مذکور باب 4' ص 103-102' بحوالہ R.S. Lynd'
You have "Mere Time to Read."

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ نوٹ بھی لینا ہوگا۔ بعض کتابوں اور مضمونوں کو دوبارہ پڑھنے کے الگ رکھ دینا ہوگا۔(1)

ہماری زبان کے مشہور عالم و محقق (مولانا شبلی) کے مطالعہ کا انداز کچھ اسی قسم کا تھا۔ ان کا سوانح نگار (مولانا) سید سلیمان ندوی کا بیان ہے کہ

"مطالعہ کا طریقہ یہ تھا کہ کوئی کتاب اول سے آخر تک نہیں پڑھتے تھے۔ فرماتے تھے کہ اگر یہ طریقہ اختیار کروں تو ایک ہی کتاب میں الجھ کر رہ جاؤں۔ بے ترتیبی کے ساتھ اوراق الٹتے پلٹتے رہتے تھے اور نہایت سرعت کے ساتھ مطالعہ کرتے تھے۔ لیکن با ایں ہمہ کتاب میں جو بہترین معلومات ہوتیں ہیں ان پر نگاہ پڑ جاتی اور ان معلومات پر اس قدر حاوی ہو جاتے کہ کتاب پر ریویو کرنے کے لئے بالکل تیار ہو جاتے"۔(2)

لیکن مخطوطات کو شروع سے آخر تک پڑھنا ہوگا کیونکہ وہاں اشاریہ اور فہرست مضامین تو الگ رہے بعض اوقات فصول ابواب تک نہیں ہوتے تذکروں کو بھی شروع سے آخر تک پڑھنا ہوگا کیونکہ بعض اوقات ایک شاعر کے متعلق کسی دوسرے شاعر کے سلسلہ حالات میں بھی کچھ کام کی باتیں مل جاتی ہیں۔

نوٹ لینا:

مقالے مختلف نوعیتوں کے ہوتے ہیں اس لئے ان کی تیاری کے طریقے بھی

1- F.L. Whinney' کتاب مذکور باب 4' ص 103' بحوالہ R.S. Lynd'

You have "Mere Time to Read."

2- (مولانا) سید سلیمان ندوی' حیات شبلی ص 782

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختلف ہوں گے۔ لیکن ایک بات عام ہے اور ہے مقالہ کو مختلف حصوں میں تقسیم کرنا۔ مقالہ کو مختلف حصوں میں تقسیم کرنے سے یہ فائدہ ہوگا کہ مواد کی گرد آوری میں سہولت ہو گی اور اس سے کہیں زیادہ سہولت مواد کو ترتیب دینے میں ہوگی۔ اس تقسیم کے بعد ہر حصہ کا خاکہ تیار کیا جائے۔ خاکہ میں عنوانات قائم کرنا (اور اگر ممکن ہو تو ذیلی سرخیاں قائم کرنا) سب سے پہلی شرط ہے۔ انہی عنوانات کے مطابق محقق نوٹ لینا شروع کر دے۔ خاکہ بنانے، سرخیاں قائم کرنے اور نوٹ لینے میں گہرا تعلق ہے۔ اچھے مقالہ کی تیاری کے لئے محتاط، صحیح اور مکمل نوٹ ضروری ہیں۔ مناسب نوٹ کے بغیر مقالہ میں منطقی ترتیب محکم استدلال اور سلیس وخوشگوار تحریر ممکن نہیں۔ اس نقطہ نگاہ سے نوٹ لینے میں مہارت حاصل کرنا تحقیق کا ابتدائی اہم قدم ہے۔ (1)

نوٹ لینے کے سلسلہ میں ریسرچ مینول کے مصنفین نے صحیح کہا ہے کہ دو باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ ایک تو یہ کہ بیکار قسم کے نوٹ نہ لئے جائیں اور دوسری یہ کہ کوئی ضروری بات چھوٹنے نہ پائے۔ بیکار قسم کے نوٹ مقالہ لکھتے وقت دردسر کا باعث ہوں گے۔ ضروری نوٹ چھوٹ جانے سے یہ نقصان ہوگا کہ یا تو مقالہ کی قدر و قیمت میں کمی محسوس ہوگی یا محقق کو دوبارہ تلاش پر مائل ہونا پڑے گا۔ (2)

نوٹ لینے کا عموماً یہ طریقہ رہا ہے کہ محقق ایک بیاض میں مسلسل نوٹ لیتا جاتا تھا۔ آج کل بھی ہندوستان میں بہت سے لوگ تقریباً اسی انداز سے نوٹ لیتے ہیں۔ اس طریقہ کو اچھا نہیں کہا جا سکتا۔ اس صورت میں ایک ہی سرخی کے تحت مختلف جگہوں میں

1- C.V. Good and D.E. Scates، کتاب مذکور، باب 10 ص 836

2- C.B. williams and A.M. Stevenson، کتاب مذکور، ترمیم شدہ ایڈیشن، باب 6، ص 86

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ ہوتے ہیں اور مقالہ لکھتے وقت خاصی الجھن ہوتی ہے۔ اگر تراشوں یا پتلے کارڈوں پر نوٹ لئے جائیں تو بہتر ہے' یعنی ہر نوٹ الگ الگ تراشے یا کارڈ پر ہو۔ اس سے فائدہ یہ ہوگا کہ نوٹوں کو حسب ضرورت دوبارہ ترتیب دیا جاسکتا ہے۔ ایک تراشے پر صرف ایک پہلو سے متعلق نوٹ لیا جائے۔ اگر نوٹ لمبا ہے تو دو یا دو سے زیادہ تراشے استعمال کئے جاسکتے ہیں۔ ہر تراشے کے دائیں سرے پر سرخی یا ذیلی سرخی ضرور لکھ لی جائے تاکہ انہیں ترتیب دیتے وقت سہولت ہو۔ ہر تراشے کو اس کی مستقل سرخی کے تحت رکھا یا فائل کیا جائے۔ یہ تراشے یا کارڈ عموماً "4x6 کے ہوتے ہیں۔ "5x8 یا "8x11 کے کاغذ بھی استعمال کئے جاسکتے ہیں۔ ریسرچ مینول کے مصنفین یہ بھی تجویز کرتے ہیں کہ یہ تراشے مختلف رنگوں کے ہوں تو بہتر ہے۔ (1) رنگوں کی تفریق عنوانات کے لحاظ سے کی جاسکتی ہے۔ ہر نوٹ کے آخر میں مصنف کا نام' کتاب کا نام باب صفحہ یا صفحات ضرور لکھ لینا چاہئے تاکہ (حوالہ سے قطع نظر) اگر دوبارہ اسے پڑھنے کی ضرورت پیش آئے تو وہ آسانی سے مل جائے۔

نوٹ لینے کے سلسلہ میں بسٹ (Best) نے نوجوان محقق کو چند اچھے مشورے دئے ہیں۔ ان پر عمل کرنا اس کے لئے مفید ہوگا۔

1۔ نوٹوں کو دوبارہ نقل یا ٹائپ کرنے کا خیال ذہن میں نہ لاؤ۔ اس سے وقت کا نقصان ہونے کے علاوہ غلطیوں کے راہ پانے کا بھی امکان ہے۔

2۔ یہ ہمیشہ اپنے ساتھ تھوڑے سے تراشے یا کارڈ رکھو تاکہ جب کوئی نیا خیال بس کے انتظار میں بیٹھے ہوئے' کسی لیکچر یا بحث کے دوران میں ذہن میں آئے تو اسے فوراً لکھ لو۔

1- C.B. Williams and A.H. Stevenson' کتاب مذکور ترمیم شدہ ایڈیشن باب 6' ص 87

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3۔ نوٹوں کو احتیاط سے رکھو تا کہ وہ کھو نہ جائیں۔ اگر انہیں کہیں لے جانے کی ضرورت پڑے تو فائل فولڈر میں رکھ کر لے جاؤ اور اس پر اپنا نام اور پتا ضرور لکھ لو۔

4۔ مقالہ لکھنے کے بعد بھی نوٹوں کو محفوظ رکھو۔ ممکن ہے کہ بعض نوٹ کسی اور موضوع پر لکھنے کے سلسلہ میں کام آ سکیں۔ (1)

• نوٹ مختلف طریقوں سے لئے جا سکتے ہیں' مثلاً مصنف کی اصل عبارت (اقتباس) یا مصنف کی اصل عبارت (اقتباس) یا مصنف کی عبارت یا عبارت کے مفہوم کے ساتھ ساتھ اگر ضرورت ہو تو محقق اپنی رائے بھی مختصراً لکھتا جائے۔

اقتباس کا استعمال بہت زیادہ کرنا مناسب نہیں۔ ریسرچ مینول کے مصنفین کی رائے میں اس کا استعمال ایسی صورت میں کرنا چاہیے کہ منصف نے بات کے کہنے کے لئے جن الفاظ کا استعمال کیا ہے وہی بہترین ہیں۔ دوسرا استعمال یہ ہے کہ مصنف کی عبارت حسن انشاء کا عمدہ نمونہ ہے اور محقق اپنی مسرت میں اپنے قارئین کو بھی شریک کرنا چاہتا ہے۔ (2) اپنی بات کو مستند اور زیادہ وزن دار بنانے کے لئے بھی اقتباس کیا جا سکتا ہے۔ محقق جس طریقہ پر چاہے نوٹ لے لیکن اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ وہ صفائی کے ساتھ لکھے جائیں۔ ایسی صورت میں مقالہ لکھتے وقت سہولت ہوگی۔

چارٹ' نقشے وغیرہ:

موجودہ دور میں نقشوں' وغیرہ کی اہمیت و مقبولیت بہت بڑھ گئی ہے' اس لئے اس کا اہتمام جہاں تک ممکن ہو ضرور کیا جائے۔ نقشے' چارٹ وغیرہ مصور و مشرح مثالیں

1- J.B. Best' کتاب مذکور' باب 3' ص 81

2- C.B. Williams and A.H. Stevenson' کتاب مذکور' چاپ اول' باب 6' ص 56

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اس لئے بات واضح تر ہو جاتی ہے اور آسانی سے سمجھ میں آ جاتی ہے۔ ان مثالوں کے ذریعہ محقق اپنے دعوے کو زیادہ مضبوط اور وزنی بھی بنا سکتا ہے۔

ان مصور و مشرح مثالوں کا استعمال مضمون یا موضوع کے لحاظ سے ہوگا۔ مثلاً تاریخ مقالہ یا کتاب میں جنگ یا جنگوں کے نقشے دیئے جا سکتے ہیں۔ تعلیمی کتاب یا مقالہ میں چارٹ، گراف وغیرہ تعلیم کی تدریجی رفتار بتانے یا دوسرے مسائل کو سمجھانے میں مفید و معین ثابت ہوں گے۔ ادبی مقالہ یا کتاب میں متعلقہ مخطوط کا عکس، پرانی عمارت کا فوٹو وغیرہ اس کی اہمیت میں اضافہ کا باعث ہوں گے۔ زینتی تصویریں بھی کتاب کی افادیت و اہمیت بڑھاتی ہیں، اس لئے ان کا بھی اہتمام ضرور کیا جائے۔

چارٹ، گراف، ڈائیگرام وغیرہ محقق خود نہ بنائے بلکہ کسی اچھے ڈرافٹس مین سے بنوائے۔ پرانی تصویروں کے حصول کے لئے اسے پرانے معیاری رسالوں کے ورق الٹنا ہوں گے۔ لیکن پرانی عمارتوں یا دوسرے آثار کے نئے فوٹو لینا بہتر ہوگا، بشرطیکہ یہ ممکن ہو۔ مختصر یہ کہ اس سلسلہ میں بھی محقق کو محنت اور جانفشانی سے کام لینا ہوگا اور ساتھ ہی اسے اپنے اچھے ذوق کا ثبوت دینا ہوگا۔

❖❖❖

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب نمبر 5

مقالہ کی تسوید

مواد کی ترتیب:۔

سارا ممکن الحصول مواد اکٹھا کر لینے کے بعد اب ضرورت ہے کہ اسے ترتیب دیا جائے' یعنی آغاز کار سے اب تک جو نوٹ لئے گئے ہیں انہیں ان کے عنوانات کے تحت مرتب کیا جائے۔ ان کو مرتب کرتے وقت اس بات کا خیال رکھا جائے کہ جو غیر اہم یا غیر ضروری نوٹ آ گئے ہیں انہیں الگ کر دیا جائے۔ نوجوان محقق کو اپنے جمع کئے ہوئے تمام نوٹ عزیز ہوتے ہیں اس لئے غیر ضروری نوٹوں کو الگ کرنے میں وہ ہچکچاہٹ محسوس کر سکتا ہے۔ لیکن مقالہ کی اہمیت کے پیش نظر اسے یہ بہرحال کرنا ہو گا۔ (1)

جس طرح نوٹ لیتے وقت باقاعدگی اور احتیاط کا خیال رکھا گیا تھا اسی طرح انہیں ترتیب دیتے وقت بھی باقاعدگی اور احتیاط ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ جس کام میں تنظیم و ترتیب ہوتی ہے اس کا نتیجہ خاطر خواہ و خوشگوار ہوتا ہے۔

مقالہ کی تسوید:۔

مواد کی ترتیب کے بعد مقالہ لکھنے کا کام شروع ہوتا ہے۔ مواد کی تلاش' چھان

1- A.H. Cole and K.B. Bigelow' کتاب مذکور' باب 2' ص 22

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بین اور ترتیب میں جس محنت' دیانت اور دقت نظر کا ثبوت دیا گیا ہے' مقالہ کی تسوید میں بھی اس کا اہتمام ضروری ہے۔ واضح فکر' مواد کی منطقی ترتیب' صحیح ترجمانی اور موثر طرز تحریر میں ایک قطعی رشتہ ہے۔ (1) چونکہ مقالہ علمی ہے اس لئے اس کے پیش کرنے کا انداز بھی علمی ہونا چاہئے' یعنی تحریر میں عالمانہ وقار و تمکنت ہو۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اسے بلا وجہ خشک بنایا جائے علمی انداز تحریر کے باوصف اسلوب بیان شگفتہ ہو سکتا ہے۔ افلاطون کے فلسفیانہ مکالمے انشاء پردازی کے حسن سے خالی نہیں۔ گبن کی تاریخ' زوال سلطنت روما' اپنی تاریخی اہمیت کے ساتھ ساتھ انشاء پردازی کا بھی ایک کارنامہ سمجھی جاتی ہے۔ اردو میں بھی اس کی مثالیں موجود ہیں' مثلاً (مولانا) شبلی' (مولانا) سید سلیمان ندوی وغیرہ کی تصانیف۔ مولوی عبدالحق کی تحریریں اپنی سادگی کے باوجود دلکش ہیں۔

اچھے اور موثر اسلوب بیان کے لئے محنت کی ضرورت ہے۔ دنیا میں جتنے بڑے بڑے مصنف اور انشاء پرداز ہوئے ہیں' ان کا موضوع ادب رہا ہو یا فلسفہ' افسانہ رہا ہو یا تاریخ' ناول رہا ہو یا سوانح عمری' سب نے اپنی تحریروں پر بار بار نظر ثانی کی ہے۔ ولیم جیمز نے اپنی مشہور کتاب ''سائکالوجی'' کا تقریباً ہر صفحہ چھ مرتبہ لکھا۔ (2) ٹالسٹائی نے اپنا ناول War and Peace سات مرتبہ اپنی بیوی سے نقل کرایا۔ اناطول فرانس آٹھ بار پروف دیکھتا تھا اور بالزاک تو ناقابل یقین حد تک پہنچ گیا تھا' یعنی ستائیس بار۔ روسو اپنے کمرے سے دوڑ کر پریس جاتا اور اپنے مسودے بعض حصوں پر نظر ثانی کرتا۔ (3) میکالے انگریزی کے بہترین انشاپردازوں میں شمار ہوتا ہے۔ ''اس

1- C.V. Good and D.E. Scates' کتاب مذکور' باب 10' ص 833

2- C.V. Good and D.E. Scates' کتاب مذکور' باب 10' ص 877

3- F.L. Lucas' Style' باب 11' ص 232

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا ایک مسودہ لندن میوزیم میں رکھا ہے۔ اس میں ...... جا بجا کاٹ پھانس اور حک واصلاح پائی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ بعض فقرے دس دس دفعہ کاٹے گئے ہیں"(1)

(مولانا) شبلی کی عبارت میں جو رعنائی و برنائی پائی جاتی ہے اس سبب یہی ہے کہ وہ اپنی کوئی تحریر متعدد بار کی کاٹ چھانٹ کے بغیر کتابت کے لئے نہیں دیتے تھے۔ اسی بار بار کی نظر ثانی اور حک واصلاح کا نتیجہ ہے کہ ان کی تحریروں میں شگفتگی کے علاوہ اختصار عبارت صحیح معنوں میں پایا جاتا ہے' یعنی کوئی جملہ غیر ضروری نہیں ہوتا۔ اس کے ساتھ ہی وہ اسلوب بیان کی ایک دوسری اہم شرط' وضاحت بیان کو بھی نظر انداز نہیں کرتے۔ وہ بات کو پوری تفصیل کے ساتھ کہتے ہیں۔ ابہام کا ان کے یہاں گزر نہیں۔ یہی صحیح معنوں میں ایجاز ہے۔ ایسی یہ عبارت پڑھنے والے کو مستفیض بھی کرتی ہے اور محظوظ بھی اردو میں ایجاز کی بہترین مثالیں (مولانا) شبلی اور (مولوی) عبدالحق کے یہاں ملتی ہیں۔

آکسفورڈ یونیورسٹی کے شعبہ انگریزی نے آٹھ صفحوں کا ایک رسالہ پی ایچ ڈی کے طلبہ کی علمی ہدایت کے لئے شائع کیا ہے۔ اس میں پہلی بات یہی کہی گئی ہے کہ ایجاز مقالہ کا اہم ترین وصف ہے۔(2) پروفیسر لوکس ایجاز کو خوش اخلاقی کا ایک روپ بتاتے ہیں کیونکہ اس کی وجہ سے کتاب پڑھنے والے کا وقت ضائع نہیں ہوتا۔(3) ان کی یہ رائے صائب ہے کہ ایجاز کا مقصد کم لکھنا نہیں ہے بلکہ بہتر لکھنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایجاز سے عبارت میں حسن زور اور روانی پیدا ہوتی ہے۔(4) ان خوبیوں کے علاوہ

1- خواجہ الطاف حسین حالی' حیات سعدی' دوسرا باب' ص 89

2- 'Notes on the Presentation of Thesis on Literary Subjects. ص 3

3- F.L. Lucas' کتاب مذکور' باب 4' ص 65

4- ایضاً' ص 73

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایجاز کی وجہ سے جملے معنی خیز ہوتے ہیں۔(1) ایک پانچویں خوبی یہ ہے کہ بات میں کسی قسم کا جھول نہیں رہ جاتا بلکہ وہ بالکل واضح ہو جاتی ہے۔(2) ایک اچھا مصنف صرف یہی نہیں جانتا کہ اسے کیا لکھنا چاہئے بلکہ وہ بھی جانتا ہے کہ اسے کیا نہیں لکھنا چاہئے۔ اس کا ایجاز وضاحت پیدا کرتا ہے اور وضاحت ایجاز کا باعث ہوتی ہے۔(3) اور یہی انشاء پردازی کا کمال ہے۔

لیکن ایجاز اور ابہام کی سرحدیں آپس میں ملتی ہیں' اس لئے بہت محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ اگر خیالات کا اظہار واضح طور پر نہ ہو سکا تو اسلوب ناقص کہلائے گا۔ بقول مڈلٹن مرے' اسلوب کا دارومدار واضح اظہار خیال پر ہے۔ جہاں یہ نہیں وہاں اسلوب نہیں۔(4) شاید اسی لئے ناطول فرانس نے صرف وضاحت ہی کو اسلوب کے لئے سب کچھ کہا ہے: پہلے وضاحت پھر وضاحت اور آخر وضاحت۔(5) اور یہ وضاحت صرف محنت کے ذریعہ حاصل ہو سکتی ہے۔(6) انگریز نقاد نے واضح نثر کو موسم بہار کی خوشگوار ہوا سے تشبیہ دی ہے۔(7)

اسلوب بیان سے متعلق (مولانا) حالی نے صحیح کہا ہے کہ "جو لوگ تصنیف کے درد سے آگاہ ہیں وہ جانتے ہیں کہ کلام میں لذت اور قبولیت پیدا نہیں ہو سکتی جب تک

1- F.L. Lucas' کتاب مذکور' باب 4' ص 87

2- ایضاً' ص 88

3- ایضاً

4- Middleton Murry' The Problem of Style' باب 4' ص 66

5- F.L. Lucas' کتاب مذکور' باب 3' ص 55

6- ایضاً' ص 62

7- ایضاً' ص 55

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اس کے ایک ایک لفظ میں مصنف کے خون جگر کی چاشنی نہ ہو اور جس قدر اس میں زیادہ صفائی اور گھلاوٹ پائی جائے اسی قدر سمجھنا چاہیے کہ اس کی درستی اور کاٹ چھانٹ میں زیادہ دیر لگی ہوگی''(1)

تحقیقی مقالہ چونکہ واقعات وحقائق پر مبنی ہوتا ہے اس لئے اس میں لفاظی یا افسانہ طرازی، خطابت یا شاعرانہ رنگین بیانی سے کام نہیں لینا چاہیے۔ یہ باتیں مقالہ کی عظمت کو کم کرتی ہیں اگر مواد (حقائق) کی کمی ہے تو رنگین بیانی، لفاظی یا خطابت اس کی تلافی نہیں کر سکتی۔ (2) جذباتی طرز استدلال اور ناصحانہ انداز بیان کے لئے بھی تحقیقی مقالہ میں کوئی جگہ نہیں۔ (3) غیر متعلق بات کا ذکر کرکے یا غیر ضروری تفصیلات دے کر مقالہ یا کتاب کا حجم نہ بڑھایا جائے۔ عبارت میں یکسانی برقرار رکھنا بھی ضروری ہے۔ ابوالکلام لکھتے لکھتے آزاد لکھ دینا یا دہلی لکھتے لکھتے شاہ جہان آباد یا کہیں دہلی لکھ رہے ہیں اور کہیں دلی، مناسب نہیں۔ اس غیر یکساں انداز بیان سے پڑھنے والے کو الجھن ہو سکتی ہے۔

لفظوں کا غیر ضروری استعمال انشاء پردازی پر برا اثر ڈالتا ہے۔ لفظوں میں توانائی ہوتی ہے اور توانائی کو ضائع نہیں کیا جاتا۔ اس توانائی کا صحیح استعمال عبارت میں حسن پیدا کرتا ہے۔ ''گلستاں میں جو مضامین اور خیالات ہیں ایسے اچھوتے اور نادر نہیں، لیکن الفاظ کی فصاحت اور تناسب نے سحر پیدا کر دیا ہے۔ (4)

لفظوں کا صحیح استعمال چینی فلسفی کیون فوشس کے نظام اخلاق میں بنیادی

1- خواجہ الطاف حسین حالی، حیات سعدی، دوسرا باب، ص 79
2- C.V. and D.E. Scates، کتاب مذکور، باب 10، ص 876
3- F.L. Whitney، کتاب مذکور، باب 16، ص 417
4- (مولانا) شبلی، شعر العجم، طبع سوم، جلد چہارم، باب اول، ص 73

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہمیت رکھتا ہے۔ اس کے ایک شاگرد رزالو نے اس سے کہا کہ

"فرض کیجئے کہ ایک ریاست کا والی آپ کو دعوت دیتا ہے کہ آپ اس نظام حکومت کو چلانے میں اس کی مدد کریں۔ اس وقت آپ سب سے پہلے کیا قدم اٹھائیں گے؟ کون فیوشس نے جواب دیا' سب سے پہلا کام یہ ہوگا کہ الفاظ کا صحیح استعمال شروع کیا جائے۔ زالو نے مذاق سمجھا اور پھر سوال کیا۔ اس پر کون فیوشس کو غصہ آ گیا اور اس نے ترش لہجہ سے کہا' تم کتنے بد اخلاق ہو۔ اگر الفاظ صحیح نہ ہوں تو زبان واقعات کے تابع نہیں ہو سکتی اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ زندگی کے تمام معاملات درہم برہم ہو جائیں گے' اخلاق ناپید ہوگا' انصاف دنیا سے مٹ جائے گا' معصوم لوگ سزا پائیں گے اور گناہ گار اور مجرم آزادی سے لوگوں کو اپنے ظلم کا تختہ مشق بنائیں گے۔ اس لئے ایک مصلح کا سب سے پہلا کام یہ ہونا چاہئے کہ وہ صحیح الفاظ کا استعمال کرے"۔ (1)

تحقیقی مقالہ میں پیش پا افتادہ فقروں' فرسودہ ادبی مثالوں یا مثلوں' عامیانہ محاوروں بول چال کے محاوروں' خطابات اور ڈگریوں' واحد متکلم اور مدیرانہ جمع متکلم کے استعمال سے بچنا ضروری ہے۔ (2) 'میں' یا 'ہم' کے بدلے مرتب' راقم سطور مضمون نگار یا اس قسم کا کوئی دوسرا لفظ استعمال کیا جا سکتا ہے۔

رائے قائم کرنے اور اس کے اظہار میں محتاط ہونا چاہئے۔ اردو میں صفات کا

1- بشیر احمد ڈار' "حکیم کون فیوشش اور چینی فلسفۂ اخلاق" حکمائے قدیم کا فلسفۂ اخلاق' ص 14

2- C.V. Good and D.E. Scates' کتاب مذکور' باب 10' ص 876

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استعمال بہت ہوتا ہے۔ اس میں بھی احتیاط برتنے کی ضرورت ہے۔ 'بے انتہا دلچسپ' نہایت ہی عمدہ' بالکل بے کار' نا قابل یقین وغیرہ قسم کے رائے زنی سے بچنا چاہیے۔ اگر کسی پیش رو یا ہم عصر محقق کی کسی غلطی کی نشان دہی کی جائے تو طنز و حقارت کا اظہار نہ ہونے پائے بلکہ سنجیدہ اور نرم لہجہ میں اس کی طرف اشارہ کیا جائے۔ اسی طرح مبالغہ آمیز مدح سرائی (یا اس کے برعکس دل آزار تنقید) سے پرہیز کیا جائے۔ تنقید کی حالت میں لہجہ تند و تیز نہ ہو بلکہ نرم اور ہمدردانہ ہو' یہاں تک کہ تلخ حقائق کو بھی سنجیدگی اور نرمی سے پیش کیا جائے۔

مقالہ کو ابواب پر تقسیم کیا جائے۔ ہر باب کی سرخی جلی حروف میں صفحہ کے وسط میں لکھی جائے۔ ثانوی سرخی (اگر ہے) اس کے نیچے کسی قدر خفی قلم سے ہو۔ ذیلی سرخیاں کتاب کے عام قلم سے یا ذرا جلی لکھی جائیں اور پیراگراف کی شکل میں لکھی جائیں۔ سرخیاں' جہاں تک ممکن ہو' مختصر ہوں۔

عبارت میں پیراگراف ضرور بنایا جائے۔ ایک پیراگراف میں حتی المقدور ایک ہی بات کہی جائے۔ پیراگراف نہ بہت چھوٹے ہوں اور نہ بہت لمبے لمبے۔ لمبے پیراگراف پڑھنے والے کے لئے تکلیف کا باعث ہوتے ہیں۔

اقتباس کی عبارت احتیاط سے نقل کی جائے اور اُسے واوین '' '' میں رکھا جائے تاکہ وہ محقق کی عبارت سے نمایاں ہو سکے۔ اگر عبارت مختصر ہے' تین چار' سطروں تک کی' تو اسے متن کے ساتھ اور متن کے قلم سے لکھنا چاہیے۔ لیکن اگر طویل ہے' چار سطروں سے زیادہ کی' تو اسے متن سے الگ کر کے لکھنا ہوگا اور اس کا قلم متن کے قلم سے نمایاں طور پر خفی ہوگا۔ اس کی سطریں بھی نسبتہً مختصر ہوں گی' یعنی دائیں بائیں جگہ چھوٹی رہے گی۔ اس طرح وہ متن کی عبارت سے نمایاں ہوگی۔ یورپ' امریکا وغیرہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقتباس کی عبارت کو واوین کے استعمال کے بغیر لکھنے اور سطر کو متن کے برابر لکھنے کا چلن ہے۔ اردو میں بھی یہ طریقہ اختیار کیا جاسکتا ہے۔ لیکن اگر سطریں نسبتہً چھوٹی ہوں گی تو عبارت نمایاں رہے گی۔ لیتھو کی طباعت میں یہی صورت بہتر معلوم ہوتی ہے۔

اقتباس کی عبارت میں محذوف جملوں یا فقروں یا لفظوں کا اظہار تین نقطے (......) لگا کر کیا جاتا ہے۔ اگر جملہ یا پیراگراف کا آخری حصہ محذوف کرنا ہو تو چار نقطے (......) لگائے جائیں۔ اگر پورا پیراگرف محذوف ہے تو نقطوں کی پوری سطر سے اس کا اظہار کیا جائے۔ اقتباس کی عبارت میں کوئی اضافہ یا توجیہی شرح کرنے کی ضرورت پڑے تو اسے بریکٹ [ ] میں لکھا جائے تاکہ وہ اصل عبارت سے ممتاز رہ سکے۔ مصنف سے کوئی لفظ چھوٹ گیا ہے اور اس کا اضافہ ضروری ہے تو اسے بھی بریکٹ [ ] میں رکھا جائے۔ اگر عبارت میں کوئی ناقابل فہم غلطی ہے تو قیاساً اس کی تصحیح نہ کی جائے بلکہ اس لفظ یا فقرہ کے آگے قوسین میں (کذا) لکھ دیا جائے۔

بعض اوقات کسی دوسری زبان مثلاً عربی یا انگریزی کی عبارت کا ترجمہ کرکے اقتباس کے طور پر دیا جاتا ہے۔ اقتباس کسی دوسرے کی عبارت یا کلام کو اپنی تحریر میں نقل کرنے کو کہتے ہیں۔ ترجمہ کی صورت میں خیالات تو دوسرے کے ہوتے ہیں لیکن زبان اس کی نہیں ہوتی۔ اس لئے اصل اور ترجمہ میں فرق کرنے کے لئے مناسب یہ ہے کہ ترجمہ کی عبارت کو بغیر واوین کے نقل کیا جائے۔ باقی تمام شرائط وہی ہوں گی جو اصل عبارت کے لئے ضروری ہیں۔

مقالہ میں مخففات کا استعمال نہیں ہونا چاہئے۔ یہ قاری کو الجھن میں ڈال دیتے ہیں۔ لیکن فٹ نوٹ میں ان کا استعمال ہوسکتا ہے۔

انگریزی میں سو سے کم نمبر ہندسے کے بدلے لفظ میں لکھا جاتا ہے۔ اسی طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیکڑے کے نمبر، مثلاً۔ دو سو، تین سو وغیرہ لفظوں میں لکھے جاتے ہیں۔ اگر جملہ کے شروع میں نمبر آتا ہے تو اسے بھی لفظ میں لکھا جاتا ہے۔ یہ طریقہ اچھا ہے اور اسے اردو میں بھی اختیار کرنا چاہیئے۔

حاشیہ اور حوالہ:

تحقیقی مقالہ بڑی حد تک دوسرے مصنفین کی کتابوں اور تحریروں، دستاویزوں، روائدوں وغیرہ پر مشتمل ہوتا ہے اس لئے حاشیہ میں ان کا اعتراف کرنا اور انہیں اہمیت دینا ضروری بلکہ محقق کا اخلاقی فرض ہے۔ یہ اعتراف صرف عبارت کی حد تک نہ ہو بلکہ اگر مصنف کے خیالات سے استفادہ کیا گیا ہے تو اس کا اقرار بھی ضروری ہے۔ (1) دوسرے کی محنت کو بغیر اعتراف و اقرار کے اپنا لینا علمی و تحقیقی دیانت کے خلاف ہے۔

فٹ نوٹ کے ذریعہ جہاں مختلف مصنفوں اور کتابوں سے استفادہ کا اعتراف ہوتا ہے وہیں ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ محقق کے استعمال کئے ہوئے مواد کے مستند ہونے کا بھی پتا چلتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اگر کوئی شخص اسی موضوع پر یا موضوع کے کسی خاص پہلو سے متعلق زیادہ تفصیل سے جاننا چاہتا ہے تو آسانی سے وہاں تک اس کی رسائی ہو سکتی ہے۔

فٹ نوٹ کا ایک مقصد اور ہے اور وہ یہ کہ متن میں جو بات کہی گئی ہے اس کے متعلق مزید معلومات بہم پہنچانا یا کسی اصطلاح کی تشریح کرنا یا بیان کے کسی خاص پہلو کی مزید وضاحت کرنا۔ آکسفوڈ یونیورسٹی کے پروفیسروں کی یہ ہدایت نظر انداز نہیں کی

1- C.B. Williams and A.H. Stevenon، کتاب مذکور، ترمیم شدہ ایڈیشن، باب 8، ص 120-119

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاسکتی کہ تشریحی فٹ نوٹ کم سے کم ہوں اور زیادہ سے زیادہ مختصر ہوں' اور جو بات متن میں جگہ پانے کی مستحق نہ ہوا سے حاشیہ میں بھی دینے کی ضرورت نہیں۔ (1)

حوالہ یا فٹ نوٹ عموماً صفحہ کے آخر میں ہوتا ہے۔ حوالہ کا نمبر جملہ ختم ہونے پر علامت وقفہ (-) کے بعد اور سطر سے ذرا سا اوپر یا اس مخصوص لفظ پر جس کی وضاحت مقصود ہے' دیا جائے۔ متن کی عبارت اور حوالہ یا حاشیہ کی عبارت میں فرق کرنے کے لئے بیچ میں ایک لکیر کھینچ دینا ضروری ہے۔ حوالہ یا فٹ نوٹ کی عبارت کے حروف متن کی عبارت کے حروف سے نمایاں طور پر خفی ہوں۔ ہر تشریحی نوٹ پیراگراف کی شکل میں شروع ہو فٹ نوٹ لکھنے یا حوالہ دینے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ متن میں نمبر دیئے جائیں اور باب کے آخر میں تمام نوٹ نمبر وار درج کئے جائیں۔ کبھی کبھی تمام حوالے اور نوٹ کتاب کے خاتمہ پر درج کئے جاتے ہیں۔ موجودہ دور میں مسودہ تیار کرتے وقت فٹ نوٹ کی عبارت (اگر پہلا طریقہ اختیار کرتا ہے) متن کی عبارت کے ساتھ ہی لیکن بریکٹ [ ] میں لکھ دی جاتی ہے۔ عبارت یا جملہ یا حوالہ سے پہلے 'ف' (فٹ نوٹ) سرخ روشنائی سے لکھ دینا چاہئے۔ اس سے کمپوزیٹر کو سہولت ہوگی۔ مگر اس کی پابندی صرف اس صورت میں ہو سکتی ہے کہ کتاب ٹائپ میں چھپنے والی ہو۔ کتابت کی صورت میں یہ طریقہ مضر ثابت ہوگا۔

اگر حاشیہ میں اقتباس دیا جائے تو ''واوین'' میں ہو اور اس کے خاتمہ پر قوسین میں اس کا ماخذ بتا دیا جائے۔

اگر ایک صفحہ پر دو یا دو سے زیادہ حوالے ہوں تو ایک حوالہ کے نیچے دوسرا حوالہ دیا جائے' مسلسل نہ دیا جائے۔ لیکن اگر ایک ہی بیان یا دعوے کے دو یا اس سے زیادہ

1- Notes on the Presentation of Thesis on Literary Subject 'ص4

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حوالے دینا ہوں تو سب کو ایک قطار میں دینا چاہیے۔ بیچ بیچ میں سیمی کولن (!) لگاتے جائیں۔

ثانوی مآخذ کی شکل میں پہلے اس مآخذ کا حوالہ دیا جائے جو محقق کے پیش نظر ہے اور پھر اصل مآخذ بتایا جائے۔ اصل مآخذ بتانے سے پہلے بحوالہ ''یا'' منقول از' لکھ دیا جائے۔

حوالہ دینے کا کوئی مخصوص طریقہ یا اصول معین نہیں ہے' لیکن جو طریقہ بھی اختیار کیا جائے اس کی پابندی شروع سے آخر تک کی جائے۔ بہتر طریقہ یہ ہے کہ جب کسی کتاب کا پہلی بار حوالہ دیا جائے تو اس کی تھوڑی سی تفصیل دے دی جائے۔ مکمل تفصیل کتاب کے آخر میں کتابیات یا فہرست مآخذ کے تحت ہو گی۔ لیکن مضمون کی صورت میں مکمل تفصیل اسی موقع پر دینا ہو گی۔ مکمل حوالہ میں مندرجہ ذیل اطلاعات کا ہونا ضروری ہے۔

مصنف یا مرتب کا نام' کتاب کا نام' ایڈیشن (اگر ہے)' مقام اشاعت' ناشر' سال اشاعت' جلد (اگر ہے)' باب (اگر ہے) صفحہ یا صفحات

ظاہر ہے کہ یہ حوالہ بہت طویل ہے اس لئے اسے مختصر کر کے اس طرح دیا جا سکتا ہے:

محمد حسین آزاد' آب حیات' طبع یازدہم' ص 101

یا

محمد حسین آزاد' آب حیات' طبع یازدہم (لاہور 1911ء)' ص 101

پھر جب اسی کتاب کا حوالہ دینے کی ضرورت پیش آئے تو یوں دے سکتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد حسین آزاد، آب حیات، ص208

یا

محمد حسین آزاد، کتاب مذکور، ص208

اگر فوراً اسی مصنف اور اسی کتاب کا حوالہ دینا ہو تو وہ حسب ذیل ہوگا:

ایضاً، ص215

اور اگر صفحہ بھی وہی ہو تو حوالہ یوں ہوگا:

ایضاً

جو کتاب دو یا دو سے زیادہ جلدوں میں ہو اس کے حوالہ میں جلد کا نمبر دینا ضروری ہے۔ مثلاً

ڈاکٹر محی الدین قادری زور، فہرست مخطوطات ادارہ ادبیات اردو، جلد دوم، ص44

اگر کتاب مختلف ابواب پر تقسیم ہے تو باب کا ذکر ضروری ہے۔ جیسے

پنڈت برج موہن (دتاتریہ کیفیہ، بار دوم، تیرہواں باب، ص271)

اگر کسی کتاب کا صرف ایک ہی باب یا مضمون موضوع تحقیق سے متعلق ہے تو اس کا صفحہ اس طرح دیا جائے کہ مصنف یا مرتب کے نام کے بعد پہلے باب یا مضمون کا عنوان واوین میں لکھا جائے اور پھر کتاب کا نام اور صفحہ نمبر۔ جیسے

پنڈت برج نرائن چک بست، ''اودھ پنچ''، مضامین چک بست، ص235

مرتبہ کتاب کا حوالہ:

عبدالنبی فخر الزمانی قزوینی، تذکرہ میخانہ، مرتبہ محمد شفیع، ص450

(مولوی) مہیش پرشاد، مرتبہ، خطوط غالب، ص118

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی کتاب کے مقدمہ کا حوالہ:

بیگم مہدی حسن، مرتبہ، مکاتیب مہدی، مقدمہ از (مولانا) سید سلیمان ندوی، ص 5

جس کتاب پر مصنف یا مرتب کا نام نہ ہو:

علی گڑھ تاریخ ادب اردو، ص 224

کلاسکی کتابوں کا حوالہ دیتے ہوئے مصنف کا نام دینا ضروری نہیں۔ مثلاً باغ و بہار، جامعہ ایڈیشن، سیر پہلے درویش کی، ص 34

انسائکلو پیڈیا کے مضمون کا حوالہ:

عبدالمجید سالک ''آزاد'' اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جلد 1، ص 112

لغت کا حوالہ:

سید احمد دہلوی، فرہنگ آصفیہ، جلد دوم

لغت کے حوالہ میں صفحہ کا نمبر بتانے کی ضرورت نہیں۔

روائداد:

انجمن اسلام، سالانہ رپورٹ انجمن اسلام، بمبئی، بابت 41-1940ء ص 35

خطوط، انٹرویو، سوالنامہ وغیرہ:

سید مسعود حسن رضوی (لکھنو) مکتوب بنا مولف (مرتب، مضمون نگار) مورخہ یکم جون 1960ء

ڈاکٹر مسعود حسین خاں، ذاتی انٹرویو، عثمانیہ یونیورسٹی، حیدر آباد، 6 جولائی 1965ء

ڈاکٹر گوپی چند نارنگ (دہلی) بجواب سوالنامہ مرتبہ مولف (مرتب، راقم مضمون)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر کسی کتاب کا حوالہ بار بار دینا پڑے تو ہر بار اس کا نام لکھنے کے بدلے کتاب مذکور لکھا جا سکتا ہے' بشرطیکہ پڑھنے والے کے لئے کسی الجھن یا غلط فہمی کے پیدا ہونے کا امکان نہ ہو۔ مثلاً ایک مصنف کی دو یا دو سے زیادہ کتابوں کے حوالہ کی صورت میں 'کتاب مذکور' کا استعمال اس کے لئے الجھن کا باعث ہوسکتا ہے۔ ایسی حالت میں ہر بار کتاب کا نام لکھنا بہتر ہوگا۔

رسالہ کے مضمون کا حوالہ کتاب کے حوالہ سے کسی قدر مختلف ہوگا اس کے مختلف اجزا حسب ذیل ہوں گے:۔

مضمون نگار' عنوان مضمون (واوین میں)' رسالہ کا نام' جلد اور شمارہ (بریکٹ میں سال دے دینا بھی مناسب ہوگا)' صفحہ

مثلاً

نصیر الدین ہاشمی' دکنی مرثیوں کا ایک نایاب مجموعہ ''نوائے ادب' جلد 10' شمارہ 4 (1959ء) ص 16

اسی مضمون کا دوسری بار حوالہ:

نصیر الدین ہاشمی' دکنی مرثیوں کا ایک نایاب مجموعہ' ص 18

اگر فوراً اسی مضمون کا حوالہ دینے کی ضرورت پڑے تو یوں دے سکتے ہیں:

ایضاً' ص 22

اور اگر صفحہ بھی وہی ہو تو حوالہ یوں ہوگا:

ایضاً

ان مثالوں کی روشنی میں محقق نئے نئے حوالے خود بنا سکتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پی ایچ' ڈی کا مقالہ:

پی ایچ' ڈی کا مقالہ "11 x 8½ سائز کے عمدہ کاغذ پر لکھا یا ٹائپ کروایا جائے۔ دائیں طرف ڈیڑھ انچ کا اور بائیں طرف ایک انچ کا حاشیہ چھوڑا جائے۔ اوپر "1¼ اور نیچے "1½ کا حاشیہ ہونا چاہئے۔ ہر صفحہ پر نمبر دیا جائے۔ نمبر صفحہ کے سرے پر چاہے بیچ میں ہو چاہے بائیں طرف۔ مقالہ سے پہلے دیباچہ فہرست وغیرہ کے نمبر لفظ میں دئے جائیں۔ مقالہ کے خاتمہ پر ضمیمہ' کتابیات وغیرہ کے نمبر مقالہ کے صفحات کے نمبر کے ساتھ مسلسل ہوں۔ لکھنے والے کا خط اچھا ہو۔ کاربن پیپر سیاہ رنگ اور عمدہ قسم کا استعمال کیا جائے۔

مسودہ (خواہ تالیف ہو یا پی ایچ' ڈی کا مقالہ) مکمل ہونے کے بعد مقالہ کی حسب ذیل شکل ہوگی:

1۔ ٹائٹل کا صفحہ: کتاب کا نام واضح اور دلکش مگر مختصر ہو۔ مبہم یا طویل نام سے بچنا چاہئے۔ اگر پی ایچ' ڈی کا مقالہ ہے تو اس پر مقالہ کا عنوان' طالب علم کا نام' ڈگری' یونیورسٹی کا نام اور مقالہ پیش کرنے کی تاریخ (مہینہ اور سال) درج ہوگی۔

2۔ دیباچہ: جہاں تک ممکن ہو مختصر لکھا جائے۔ اس میں سبب تالیف یا نقطہ نگاہ' اظہار ممنونیت وغیرہ ہو۔ (اگر کسی سے یا کچھ لوگوں سے غیر معمولی مدد ملی ہو تو اس کے لئے اظہار تشکر کے عنوان سے الگ صفحہ رکھا جا سکتا ہے) اظہار ممنونیت میں مبالغہ سے کام نہ لیا جائے۔

اپنے رہنما اور کتب خانہ کے ناظم کا شکریہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ محقق کی رہنمائی یا مدد کرنا ان کے فرائض میں داخل ہے اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شکریہ ادا کرنا بھی غیر ضروری ہے۔

3۔ فہرست مندرجات

4۔ نقشوں، تصویروں وغیرہ کی فہرست

5۔ مقالہ مختلف ابواب پر تقسیم ہوگا

6۔ ضمیمہ: ایسا مواد جو متن کے لئے ضروری نہ ہو یا متن کے حسن کو مجروح کرتا ہو، لیکن جس سے مصنف کے بیان یا بیانات کی مزید تائید ہوتی ہو، کتاب کے آخر میں ضمیمہ کے طور پر دیا جائے۔ بعض اوقات کتاب کی طباعت کے دوران میں مفید مواد حاصل ہوتا ہے۔ اسے بھی ضمیمہ کے طور پر شامل کیا جائے۔ مقالہ یا کتاب کے مختلف پہلوؤں کی مناسبت سے ایک سے زیادہ ضمیمے ہو سکتے ہیں۔ نقشے، ڈائیگرام وغیرہ بھی ضمیمے کے طور دیئے جاسکتے ہیں۔

7۔ کتابیات یا فہرست مآخذ

8۔ اشاریہ (پی ایچ، ڈی کے مقالہ میں اس کی ضرورت نہیں)

کتابیات یا فہرست مآخذ:

کتاب یا مقالہ کے خاتمہ پر مآخذ کی فہرست دینا آج کل کا عام دستور ہے۔ اس فہرست سے اصل کتاب کے مآخذ معلوم ہونے کے علاوہ مواد کے استناد، اہمیت وافادیت وغیرہ کا اندازہ ایک جھلک میں ہو جاتا ہے۔ کتابیات محض کتابوں کے زیادہ سے زیادہ نام گنوانے کے لئے نہ ہو۔ جو کتاب بھی ہو براہ راست موضوع سے تعلق رکھتی ہو اور اس سے مصنف یا مقالہ نگار نے اپنی تصنیف یا مقالہ میں استفادہ کیا ہو۔ ایک کتاب موضوع سے متعلق تو ہے لیکن گھٹیا قسم کی ہے اور مقالہ نگار یا مصنف کو اس سے کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نئی بات نہیں معلوم ہوئی' ایسی کتاب کا نام فہرست میں شامل کرنے کی ضرورت نہیں۔

فہرست مآخذ منتخب ہونا چاہیے۔

کتابیات تیار کرنے میں وہی طریقہ اختیار کیا جائے جو نوٹ لینے میں اختیار کیا گیا تھا' یعنی تراشے پر مصنف کا نام' کتاب کا نام اور دوسری ضروری معلومات نوٹ کی جائیں تا کہ انہیں حروف تہجی کے لحاظ سے ترتیب دینے میں سہولت ہو۔ کتابیات کا کارڈ "3x5 سائز کا ہوتا ہے۔

کتابیات پیش کرنے میں اگر چند موٹی موٹی باتوں کا خیال رکھا جائے تو بہتر ہے۔ مثلاً مخطوطات کی فہرست مطبوعات کی فہرست سے الگ ہو۔ اسی طرح رسائل وجرائد بھی مطبوعات سے الگ رکھے جائیں۔ سب سے آخر میں ذاتی خطوط' سوالنامے وغیرہ ہوں۔ اس طرح فہرست مآخذ (کتابیات) چار حصوں پر تقسیم ہوتی ہے:

1۔ مخطوطات

2۔ مطبوعات

3۔ رسائل جرائد واخبارات

4۔ ذاتی خطوط' سوالنامے وغیرہ

اگر فہرست مختصر ہے تو اسے مختلف حصوں میں تقسیم کرنے کی ضرورت نہیں۔

مخطوطات ومطبوعات کی فہرست مصنف وار حروف تہجی کے لحاظ سے ترتیب دی جائے۔ مخطوطہ کی شکل میں اس لائبریری کا نام اور پتا بتانا بھی ضروری ہے جس میں وہ مخطوط محفوظ ہے۔ مثلاً

سعادت ناصر خاں' تذکرہ خوش معرکہ زیبا' کتب خانہ لکھنؤ یونیورسٹی' لکھنؤ

اگر سن کتابت نسخہ پر درج ہو تو وہ ضرور دیا جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر مخطوطہ مصنف کا ذاتی نسخہ ہے یا کسی اور فرد کی ملکیت ہے تو اس کا مختصر سا تعارف کرا دینا مناسب ہوگا۔

اگر مطبوعات کی فہرست طویل ہے اور کتابیں مختلف موضوعات پر مشتمل ہیں تو انہیں موضوع کے اعتبار سے تقسیم کر دینا بہتر ہوگا۔ اسی طرح اگر کتابیں مختلف زبانوں میں ہیں تو انہیں زبان کے لحاظ سے تقسیم کر دینا مناسب ہوگا۔ ہر کتاب کے لئے مندرجہ ذیل اطلاعات کا بہم پہنچانا ضروری ہے:

مصنف یا مرتب کا نام' کتاب کا نام' ایڈیشن (اگر ہے)' مقام اشاعت' ناشر (اگر کتاب پر ناشر کا نام نہیں ہے تو مطبع کا نام)' سال اشاعت۔

مصنف یا مرتب کے نام لکھنے کا طریقہ اس طریقہ سے الگ ہوگا جو حوالہ میں استعمال کیا گیا ہے۔ اگر اس کا کوئی تخلص ہے تو پہلے تخلص لکھا جائے گا اور پھر نام۔ یا اگر اس کے نام سے پہلے ڈاکٹر یا مولوی یا اس قسم کا کوئی اور لفظ ہے تو پہلے نام ہوگا اور پھر وہ لفظ اس طرح کتابیات اس نہج پر تیار کی جا سکتی ہے:

تصنیف:

اختر جوناگڑھی' قاضی احمد میاں' اقبالیات کا جائزہ' کراچی' اقبال اکیڈمی' 1955ء

نور الٰہی و محمد عمر' ناٹک ساگر' لاہور: شیخ مبارک علی تاجر کتب 1924ء

مرتبہ کتاب:

قاسم' میر قدرت اللہ' مجموعۂ نغز مرتبہ محمود شیرانی' لاہور: کریمی پریس' 1933ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا

محمود شیرانی، مرتبہ، مجموعۂ نغز، مصنفہ میر قدرت اللہ قاسم، لاہور: کریمی پریس 1933ء

انتخاب:

کول، پنڈت کشن پرشاد، گلدستۂ پنج، لکھنو: ہندوستانی پریس 1915ء

میر، میر تقی میر، انتخاب کلام میر، منتخبہ مع مقدمہ از مولوی عبدالحق، پانچواں ایڈیشن، دہلی: انجمن ترقی اردو ہند، 1945ء

یا

عبدالحق، مولوی، منتخبہ مع مقدمہ، انتخاب کلام میر، پانچواں ایڈیشن، دہلی: انجمن ترقی اردو ہند، 1945ء

ترجمہ:

یوسف کوکن، محمد، مترجمہ، مختصر تاریخ ہند مصنفہ ڈبلیو۔ ایچ، مورلینڈ، مدراس: مدراس یونیورسٹی، 1952ء

جس کتاب پر مرتب یا مصنف کا نام نہ ہو:

نوائے آزادی، بمبئی: ادبی پبلشرز، 1957ء

اگر دیباچہ یا کسی اور مستند ذریعہ سے مصنف یا مرتب کا پتا چل سکتا ہو تو اسے بریکٹ [ ] میں دے دینا چاہیے۔ مثلاً

[عبدالماجد دریابادی: مولانا]، زود پشیماں، لکھنو: الناظر پریس، 1917ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخصوص ایڈیشن یا مجموعہ:

حالی، خواجہ الطاف حسین، مسدس حالی، صدی ایڈیشن، مرتبہ ڈاکٹر سید عابد حسین، دہلی پبلشنگ ہاؤس، 1935ء

عبداللہ، ڈاکٹر سید، مرتبہ، ارمغان علمی، لاہور: مجلس ارمغان علمی، 1955ء

پبلک رپورٹ:

مہدی علی خاں، نواب محسن الملک مولوی سید، روائد محمڈن انگلو اورنٹیل ایجوکیشنل کانفرس، علی گڑھ: مطبع احمدی، 1903ء

انسائیکلوپیڈیا، لغت وغیرہ:

اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جلد 4، لاہور: پنجاب یونیورسٹی، 1959ء

نیر، نور الحسن، نور اللغات، جلد 4، لکھنؤ: اشاعت العلوم پریس، 1931ء

غیر مطبوعہ مقالہ:

ڈاکٹر میمونہ، بمبئی میں اردو، پی ایچ ڈی کا غیر مطبوعہ مقالہ، بمبئی یونیورسٹی، 1961ء

رسالہ واخبار:

اورنٹیل کالج میگزین، لاہور، جلد 24ء (1947-48ء)

معارف، اعظم گڑھ، جلد 19 (1926ء)

اودھ اخبار، لکھنؤ، جلد 37 (1895ء)

ذاتی خطوط، سوالنامہ وغیرہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہر، مولانا غلام رسول لاہور، مکتوب (مکاتیب) بنام مولف (مرتب، مضمون نگار) مورخہ یکم ستمبر 1957ء

صدیقی، ڈاکٹر عبدالستار، الہ آباد: جواب سوالنامہ مرتبہ مؤلف (مرتب، راقم مضمون)۔

اشاریہ:

کتابیات کی طرح اشاریہ بھی علمی و تحقیقی کتابوں میں لازمی طور پر ہونا چاہیے۔ اس کی وجہ سے محقق کو فوراً پتا چل جاتا ہے کہ کتاب میں اس کے کام کی چیز یا چیزیں ہیں یا نہیں۔ اس طرح وہ پوری طرح کی ورق گردانی سے بچ جاتا ہے۔ اشاریہ کا مقصد اشخاص مقامات وغیرہ کے نام گنوانا نہیں ہے بلکہ ان سے متعلق کتاب میں کوئی اطلاع یا اطلاعات بہم پہنچائی گئی ہوں۔ اگر کتاب ضخیم ہے تو اشاریہ کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

1۔ اشخاص کے نام

2۔ مقامات کے نام

3۔ کتابوں کے نام

اشاریہ کا انحصار دراصل موضوع یا مضمون کتاب پر ہے۔ مثلاً کتاب باغبانی کے موضوع پر ہے۔ ظاہر ہے کہ اس میں پودوں اور پھولوں کا ذکر کثرت سے ہوگا۔ اس لئے ان کا اشاریہ بنانا ہوگا۔ کتاب میں پرندوں کا ذکر کثرت سے ہوا ہے تو ان کا بھی اشاریہ بنایا جائے۔ تاریخ کی کتاب میں اہم واقعات کا بھی اشاریہ ہوگا۔ مختصراً یوں کہا جا سکتا ہے کہ اشاریہ کتاب کے متن کے مطابق ہونا چاہیے، یعنی جن جن چیزوں کا ذکر زیادہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا ہے ان کا اشارہ بنایا جائے۔

موجودہ دور میں اشاریہ کو بڑی اہمیت حاصل ہے' اور یہ ہے بھی حقیقتاً نہایت مفید اور کام کی چیز۔ اس سے عام قاری کو بھی فائدہ پہنچتا ہے اور تحقیق کرنے والے کو بھی' خصوصاً محقق کو۔ اس کے ذریعہ اس کی رہنمائی بھی ہوتی ہے اور وقت بھی بچتا ہے۔ اس لئے اشاریہ محنت اور دلچسپی سے تیار کرنا چاہئے اور جتنے اہم موضوع کتاب میں ہوں سب کا اشاریہ بنانا چاہئے۔

❖ ❖ ❖

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 6

تحقیق و تصحیح متن

تحقیق کی ایک شاخ کسی مخطوطہ کی تصحیح و ترتیب ہے۔ اس کی اتنی ہی اہمیت ہے جتنی کسی موضوع پر مقالہ لکھنے کی' بلکہ بعض حالات میں اس کی اہمیت مقالہ سے بڑھ جاتی ہے۔ بظاہر یہ کام آسان نظر آتا ہے لیکن حقیقتاً خاصہ وقت طلب اور دشوار ہے اور اس میں متعدد کٹھن منزلیں آتی ہیں۔ شاید اسی لئے بعض لوگ اسے مرض خیال کرتے ہیں۔ مگر یہ نہ مرض ہے اور نہ سائنس۔ ان محققوں کے سامنے جن کی تحقیق کا انحصار مخطوطات پر ہوتا ہے' چند مسائل آتے ہیں۔ انہیں حل کرنے میں عقل سلیم کے استعمال کا نام متن کی تصحیح و ترتیب ہے۔ (1)

کسی مخطوطہ کو مرتب کرنے کا مقصد محض ایک کتاب کو گمنامی سے نکال کر شائع کر دینا نہیں ہے بلکہ اس کا مقصد مصنف کے اصل افکار' انداز تحریر اور زبان تک پہنچنا ہے' یعنی ایک صحیح نسخہ تیار کرنا ہے۔ اسی لئے Postgate نے متن کی تصحیح کو انسانی ذہن کی باقاعدہ اور ماہرانہ مشق کہا ہے۔ (2)

1- F.W. Hull' A Comparison to Classical Studies' دیباچہ' ص iii

2- S.M. Katre' Introduction to Indian Textual Criticism' باب 1' ص 1' بحوالہ J.P. Postgate' Companion to Latin Studies' ص 791

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نسخے یا مخطوطے عموماً تین قسم کے ہوتے ہیں : (1) خود مصنف کے ہاتھ کا لکھا ہوا یا مصنف کی فرمائش سے لکھا اور مصنف کا تصحیح کیا ہوا نسخہ۔ (2) مصنف کے زمانہ کے بعد کے نسخے جو مصنف کے نسخے سے نقل کیے گئے۔ (3) ان نقلوں کی نقلیں۔
تحقیق و تصحیح کا کام دراصل اسی آخری شق کے نسخوں کے سلسلہ میں ہے کیونکہ نقل سے نقل کرنے میں غلطیوں کے راہ پانے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔ لیکن خود مصنف کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ بھی غلطیوں سے پاک نہیں ہو سکتا اور اگر نشان دہی کیجائے تو اس کو ان کے تسلیم کرنے میں تامل نہ ہوگا۔(1) لکھنے میں الفاظ چھوٹ جاتے ہیں' مکرر لکھ جاتے ہیں' اور کبھی کبھی غلط بھی تحریر ہو جاتے ہیں۔ مگر غلطیوں کے باوجود مصنف کے خودنوشتہ نسخہ کی اہمیت مسلم ہے۔ اس کی موجودگی سے کام بہت آسان ہو جاتا ہے۔ اس کی عدم موجودگی کی صورت میں اس سے قریب ترین نسخہ کو معتبر ماننا ہوگا۔ (2) بعض اوقات کسی کتاب کا صرف ایک ہی نسخہ موجود یا معلوم ہوتا ہے۔ اس کی تصحیح و ترتیب کا کام خصوصاً مشکل ہے۔

تحقیق متن کی دشواریاں:

اردو میں عربی رسم خط کی بنا پر تحقیق و تصحیح متن کا کام نسبتاً زیادہ دشوار ہے۔ ان دشواریوں کا تجزیہ ایک محقق نے خوبی سے کیا ہے۔ اسے اختصار کے ساتھ نیچے نقل کیا جاتا ہے:

1- اس رسم خط میں نقطے دار حرفوں کی تعداد زیادہ ہے یا یوں کہیے کہ نقطوں سے حرفوں کی مزید شکلیں معین ہوئی ہیں۔ اردو میں ٹ'

-1 Encyclopaedia Britannica "Textual Criticism". ' جلد 22' ص 13-14

-2 Encyclopaedia Britannica "Textual Criticism". ' جلد 22' ص 14

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈ، ڑ وغیرہ کی قدیمی شکلیں لفظوں کے اضافے سے ظاہر ہوتی تھیں۔

2- ایک سے زیادہ نقطے ہونے اور نقطے دار حرفوں کے پے در پے آنے سے تحقیق متن کا مسئلہ دشوار ہو جاتا ہے۔

3- لفظوں کو ملا کر لکھنے سے نقطوں کا تقدم و تاخر مشکل اور پھر لفظوں کا تعین دشوار ہو جاتا ہے۔

4- اگر حروف الگ الگ ہوں تو نقطوں سے اتنی دشواری نہ ہو لیکن جب پورے حروف کی نشان دہی صرف شوشے اور ان پر کے نقطے کرتے ہوں اور نقطوں کا باقاعدہ اہتمام نہ ہوتا ہو تو پھر لفظوں کے تعین میں کیا کیا قباحتیں پیدا ہوتی ہوں گی، اور شکستہ تحریر میں نہ نقطوں کا التزام ہوتا ہے اور نہ شوشوں اور مفرد حرفوں کی شکل باقی رکھی جاتی ہے تو پھر قیاس ہی کی بنا پر سارا فیصلہ ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب ایک عالم کے قیاس پر سو فی صدی بھروسہ نہیں کیا جا سکتا تو ایک کاتب جس نے کسی شکستہ تحریر کی نقل کی ہو، اس کے قیاس پر کیوں کر اعتماد کیا جائے۔

5- حرفوں کے اختصار یعنی شوشوں اور تشدید کے لفظ کے املا میں جگہ نہ پانے کی بنا پر ہجاؤں (Syllables) کا تعین عام طور پر دشوار ہو جاتا ہے۔

6- بسا اوقات جملے کے بعض لفظوں کو ایک خاص انداز میں پڑھنے سے نئے معانی پیدا ہو جاتے ہیں۔ فارسی اور اُردو میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استفہام اقراری اور انکاری کو مثال میں پیش کر سکتے ہیں۔ 'خوب آئے' کہہ کر 'نہیں آئے' مراد لینے یا 'نہیں جاؤ گے' سے معنی مثبت پیدا کرنے کے لئے کوئی مخصوص علامت نہیں ہے۔

7- حرفوں کی صوری اور صوتی یکسانی التباس کا سبب بن جاتی ہے۔ 'د' 'ذ' 'ز' وغیرہ کا التباس اتنا عام ہے کہ ایک ایک لفظ کی تین تین' چار چار املائی شکلیں بن جاتی ہیں۔

ہ' ح' س' ث' ص' ث' ط' ت' ض' ظ' ز' ذ' ژ کی ایک دوسرے میں تبدیلی صوری اور صوتی یکسانی کا نتیجہ ہے۔

8- ہماری زبان کے وہ حروف تہجی جو ایک دوسرے سے پیوست نہیں ہوتے' ان سے تعین متن میں دشواری پیدا ہوتی ہے۔ ایک لفظ کے آخری حرف دوسرے لفظ کے ابتدائی حرف متصور ہوتے ہیں۔ کبھی ایک ہی مفرد لفظ دو مفرد لفظ متصور ہونے لگتا ہے۔

9- بائے فارسی' جیم فارسی' زائے فارسی' کاف فارسی مدتوں ب' ح' ز' ک کی شکل میں لکھے جاتے تھے۔ اس کی وجہ سے متن کی تحقیق میں دشواری ہوتی تھی۔

10- زیر' زبر' پیش' حرکات کے نقطہ کے املا میں شامل نہ ہونے کی وجہ سے دو لفظوں کے درمیان صوری فرق بہت کم رہ جاتا ہے۔

11- فارسی علامت اضافت جو اُردو میں بھی رائج ہے اگر ہمیشہ لکھی جاتی یا املا میں شامل ہوتی تو متن کا تعین قدرے آسان ہو جاتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

12- اُردو رسم خط میں قدیم [زمانہ] میں ہائے مخلوط اور ہائے ہوز میں بہت کم فرق کیا جاتا تھا۔

13- اُردو کے قدیم رسم خط میں یائے معروف وجہول کا املائی فرق نہ تھا' البتہ صوتی فرق تھا۔ اُردو کا یہ ا[ایک] اہم مسئلہ ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ یائے معروف و مجہول کا تعلق براہ راست زبان سے ہے۔ اکثر یائے مجہول سے مذکر اور جمع اور یائے معروف سے مونث اور واحد کا کام لیا جاتا ہے لیکن ان دونوں کی الگ الگ املائی شکلیں مقرر نہ تھیں۔ یائے معروف 'ے' کی شکل میں اور یائے مجہول 'ی' کی طرح بھی لکھی جاتیں"۔(1)

الحاق کلام:

قدیم متنوں میں جو تصرفات و تحریفات ہوتی تھیں ان کا ایک بڑا سبب ہمارے رسم خط کی مذکورہ بالا خصوصیتیں یا دقتیں تھیں۔ محقق کو ان خصوصیتوں پر غور کرنا اور انہیں سمجھنا ہوگا۔ کم سواد کاتب کی سہل نگاری اور اس کی 'اصلاحیں' بھی تحریفات کا باعث ہوتی تھیں' رسم خط کی خرابیوں اور املائی دقتوں کی وجہ سے لفظی تحریفات ہوتی تھیں' لیکن ان سے بڑھ کر تحریف ایک شاعر کے کلام میں دوسرے شاعر یا شاعروں کا کلام شامل کر لینا ہے۔ الحاق کلام کے مختلف اسباب ہوتے تھے جن میں سے مندرجہ ذیل اہم ہیں:

"1- کبھی کبھی مختلف شاعروں کی ایک ہی زمین والی غزلوں اور ان کے متنوں میں خلط ملط ہو جاتا ہے۔

1- ڈاکٹر نذیر احمد "تحقیق و تصحیح متن کے مسائل" نقوش لاہور نمبر 97' (1963) ص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2- ایک ہی تخلص کے شاعروں کے کلام میں التباس عام ہے۔

3- بیاضوں کے ولہٗ منہٗ ایضاً جیسی علامتوں کے غلط لگ جانے سے ایک شاعر کا کلام دوسرے کی طرف باآسانی منسوب ہو جاتا ہے۔

4- ایک شاعر جو کسی خاص صنف میں اور کسی مخصوص طرز کے لئے مشہور ہو گیا تو اس کے مشابہ بہت سی چیزیں جو دوسروں کی ہوتی ہیں، وہ مخصوص شاعر کی طرف منسوب ہو جاتی ہیں۔

5- منتخب دیوانوں کا مجموعہ بھی بڑا التباس پیدا کرتا ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ درمیان میں سے وہ ورق نکل جاتا ہے جس پر شاعر کا نام درج ہوتا ہے تو سارا کلام اس سے پہلے کے شاعر کے نام منسوب ہو جاتا ہے، خصوصاً ایسا کلام جس میں تخلص کم آتا ہے۔ قصیدوں اور رباعیوں میں الحاق کی بڑی وجہ یہی ہے۔

6- کبھی کبھی باپ اور بیٹے کے کلام میں سہل انگاری کی بنا پر التباس ہو جاتا ہے اور یہ التباس بڑی غلط فہمی کا سبب بن جاتا ہے۔

7- کبھی کبھی محبوب ہستی کے مرتبے کے پیش نظر بعض دوسری کتابیں ان کی طرف منسوب کر دی جاتی ہیں۔ اس سلسلے میں یوسف زلیخائے فردوسی، بعض مثنویات عطار، دیوان خواجہ معین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الدین چشتی بطور نمونہ' مشتی' ازخرداری' پیش کیے جائے سکتے ہیں''۔(1)

محقق متن کی خصوصیات:

ان دقتوں کے پیش نظر متن کے محقق میں ان خصوصیتوں کے علاوہ جن کا پہلے باب میں ذکر ہوا چند مزید اور مخصوص صلاحیتوں کا ہونا ضروری ہے۔ڈاکٹر نذیر احمد نے بجاطور پر مندرجہ ذیل پانچ خصوصیتیں بتائی ہیں:

1- سب سے پہلی اور ضروری خصوصیت یہ ہے کہ محقق طرز املا و تاریخ خط سے واقف ہو کیونکہ اس کے بغیر وہ نسخوں کی قدامت کا تعین نہیں کر سکتا۔(2) عموماً مخطوطہ کے آخر میں کاتب کا ترقیمہ ہوتا ہے جس سے یقین کے ساتھ اس کے زمانہ کا تعین ہو جاتا ہے لیکن ایسے مخطوطات کی بھی کمی نہیں جن میں ترقیمہ نہیں ہوتا۔اس صورت میں محقق کی طریق املا اور طرز خط سے واقفیت نسخہ کے زمانہ کے تعین میں اس کی مدد کر سکتی ہے۔طرز خط میں جمالیاتی نقطہ نگاہ سے اور طریق املا میں ضرورت کے لحاظ سے ہمیشہ تبدیلیاں ہوا کی ہیں۔اس لئے مختلف ادوار کے طرز خط اور طریق املا سے پوری واقفیت ہونا ضروری ہے۔

2- طرز خط سے پورے طور پر واقف ہونے کے لئے خطاطوں کے تذکرہ سے استفادہ ضروری ہے۔''قلمی نسخے کی قدر و قیمت کے تعین میں خطاطوں کے تذکروں

1- ڈاکٹر نذیر احمد' مضمون مذکور' ص 11-12

2- ایضاً' ص 13

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مدد مل سکتی ہے۔"(1)

3۔ طرز خط اور طریق املا سے واقفیت کے ساتھ ساتھ کاغذ اور روشنائی کی پہچان بھی محقق کے لئے ضروری ہے۔" کاغذ اور سیاہی متن کے متعلقہ امور ہیں جن سے واقفیت سے تحقیق میں مدد ملتی ہے...... کاغذ و سیاہی کے مختلف اقسام کی واقفیت سے نسخے کی قدامت واہمیت متعین کرنے میں بڑی مفید ہوتی ہے۔"(2)

4۔ محقق متن کو عہد بعہد کی زبان سے واقف ہونا چاہئے۔ زبان میں ہر دور میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں" اس بنا پر محقق متن کے لئے لازم ہے کہ وہ زبان کے ہر دور کی مخصوص خصوصیات کو جانتا ہو تا کہ مصنف کے دور کے تعین میں آسانی ہو۔"(3)

5۔ شعری مخطوطہ کی تحقیق و تصحیح کے لئے محقق کا فن شاعری اور عروض سے پورے طور پر واقف ہونا ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر وہ "قدیم متنوں کی تصحیح خاطر خواہ نہیں کر سکتا۔"(4)

نسخوں کی تلاش اور حصول:

متن کی تحقیق و تصحیح میں سب سے پہلا کام یہ ہے کہ محقق تمام موجودہ نسخوں کا جو مختلف کتب خانوں میں ہیں' پتا لگائے اور پھر ان کے حصول کی کوشش کرے۔ اس سلسلہ

1- ڈاکٹر نذیر احمد' مضمون مذکور' ص 16
2- ایضاً' ص 15
3- ایضاً
4- ایضاً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کتب خانوں کے مطبوعہ کیٹلاگوں سے خصوصاً مدد مل سکتی ہے۔ مختلف نسخوں کا پتا لگانے کے علاوہ کیٹلاگوں سے ان کے متعلق تھوڑی بہت معلومات بھی حاصل ہو جاتی ہیں۔ محقق کا ہر نسخہ تک پہنچنا اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے لیکن موجودہ سائنسی دور میں ان کی مائیکروفلم، روٹوگراف وغیرہ حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ نقلیں بھی حاصل کی جا سکتی ہیں۔ نقل کی صورت میں غلطیوں کا احتمال ہے اس لئے اگر محقق خود یہ کام انجام دے سکتا ہے تو بہتر ہے، ورنہ کسی ایسے شخص کے ذمہ کرے جس کی صلاحیت اور خلوص دونوں پر اُسے اعتماد ہو۔

نسخوں کے مراتب:

مصر کے ایک ممتاز عالم نے عربی مخطوطات کے مختلف مراتب وضاحت اور عمدگی سے بتائے ہیں۔ ان کا اطلاق بڑی حد تک اردو مخطوطات پر بھی ہوتا ہے۔ ان کی رائے میں نسخوں کے مراتب بصورت ذیل قائم ہوں گے:

1- سب سے بہتر قابل اشاعت نسخہ وہ ہوتا ہے جس کو مصنف نے خود لکھا ہو اور یہی (اساسی) نسخہ ہوگا۔

2- مصنف کے نسخہ میں حذف و اضافہ کی صورت میں یہ معلوم کرنا ضروری ہوگا کہ کتاب کی تصنیف ایک وقت میں ہوتی ہے یا چند مراحل میں طے ہوتی ہے۔ اس طرح ہمیں یقین ہو جائے گا کہ نسخہ زیر بحث مصنف کی کوشش کی آخری شکل ہے۔

3- مصنف کے نسخہ کے بعد وہ نسخہ زیادہ معتبر ہوگا جس کو مصنف نے خود پڑھا ہو یا اس کے سامنے پڑھا گیا ہو اور مصنف کے قلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اس کی تصدیق بھی کی ہو۔

4- اس کے بعد وہ نسخہ زیادہ وقیع ہوگا جو مصنف کے نسخہ سے نقل کیا گیا ہو یا پھر کسی ایسے ہی نسخہ سے معارضہ یا مقابلہ کیا گیا ہو۔

5- پھر وہ نسخہ معتبر ہوگا جو عہد مصنف میں نقل کیا گیا ہو اور علماء نے اس کا مطالعہ یا سماعت کی ہو۔

6- پھر وہ نسخہ معتبر ہوگا جو مصنف کے عہد کے بعد نقل کیا گیا ہو اور اس پر علماء کی سماعت کی تصدیق نہ ہو۔

7- ایسے نسخے جو مصنف کے زمانہ حیات کے بعد نقل کئے گئے ہوں' ان میں زمانہ کے لحاظ سے اولیت اور فضیلت ہوگی اور وہ نسخہ زیادہ اہم ہوگا جس کو کسی عالم نے نقل کیا ہو یا کسی عالم کے سامنے اس کی قراءت کی گئی ہو۔

اختلاف کی صورت میں ہم متاخر' صحیح اور منضبط نسخہ کا مقابلہ کر کے دیکھیں گے کہ اگر وہ قدیم ترین نسخہ سے تصحیف وتحریف کے لحاظ سے بہتر ہے تو اسی کو اختیار کریں گے' یا ایسا نسخہ ہے جو بالکل متاخر ہے مگر خطاطی کا عمدہ نمونہ ہے اور مصنف کے نسخہ سے براہ راست یا اس کے ہم عصر نسخہ سے منقول ہے یا اس کے علاوہ دیگر خصوصیات کا حامل ہے تو یہی مرجع ہوگا۔(1)

مختلف نسخوں کے علاوہ تحقیق وتصحیح متن کے سلسلہ میں چند اور چیزیں بھی مفید و

1- ڈاکٹر صلاح الدین المنجد' ''تحقیق متن کے اصول'' مترجمہ محمد فضل الرحمٰن ندوی' فکر ونظر' علی گڑھ' جلد 2' نمبر 2' (1961ء)' ص 87' 88

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاون ثابت ہوتی ہیں' مثلاً شعرا کے تذکرے' بیاضیں' اس عہد کی تاریخیں' صوفیہ کرام کے ملفوظات' ادیبوں' شاعروں اور صوفیوں کے مکاتیب' لغات وقواعد وغیرہ''۔(1)

متن کی تحقیق وتصحیح:

تمام ممکن الحصول نسخوں کا ایک دوسرے سے مقابلہ وموازنہ کر کے محقق چند قابل اعتماد نسخوں کا انتخاب کرے تاکہ ایک صحیح متن تیار کیا جا سکے۔ ہر نسخہ کی اپنی خصوصیات ہوتی ہیں۔ گہرے اور مسلسل مطالعہ سے ان خصوصیات کا پتا لگایا جا سکتا ہے۔ ان خصوصیات کا پتا لگانا اور انہیں سمجھنا تحقیق وتصحیح متن کا ایک لازمی جز ہے۔ اصول یہ ہے کہ فیصلہ صادر کرنے سے پہلے تمام قابل اعتماد گواہوں کے بیانات سننا اور مسلسل سننا چاہئے۔(2)

تمام حاصل شدہ نسخوں کا مطالعہ ومقابلہ کر لینے کے بعد ایک نیا اور صحیح نسخہ مرتب ہوگا۔ اس اصول پر صرف مغرب کے فضلا کا عمل نہیں ہے بلکہ مشرق کے علماء نے بھی اسے قبول کرلیا ہے۔ مجمع علمی عربی (دمشق) نے عرصہ ہوا مخطوطات کی اشاعت کے لئے علماء وفضلا کی ایک جماعت کو وضع اصول کی دعوت دی تھی۔ اس مجلس نے جو چند اصول وضع کئے تھے ان میں ایک یہ بھی تھا کہ کتاب کی تحقیق کا مقصد یہ ہے کہ صحیح متن پیش کیا جائے۔ اس لئے ناگزیر ہے کہ اختلافات کی روایات کی طرف پورا پورا دھیان ہو اور وہ عبارت داخل متن ہو جو صحیح تصور کی جائے۔(3) روایتوں کا اختلاف بہر حال حاشیہ میں بتانا ہوگا۔ دو یا دو سے زائد نسخوں کی صورت میں کسی ایک کو بنیاد بنانا ہوگا۔ اگر

1- ڈاکٹر نذیر احمد' مضمون مذکور' ص 16 تا 18

2- S.M. Katre' کتاب مذکور' باب 4' ص 36

3- ڈاکٹر صلاح الدین المنجد' مضمون مذکور' ص 84

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصنف کا خودنوشتہ نسخہ قبضہ میں ہے تو وہی بنیاد ہوگا۔ دوسرے نسخوں سے بنیادی نسخہ کا مقابلہ اوراس کی غلطیوں کی تصحیح کرنا ہوگی۔ اگر کسی نسخہ میں کوئی ایسا اضافہ ہے جو معتمد علیہ نسخہ سے ساقط ہے تو یہ اضافہ اصل متن میں شامل ہوگا اور حاشیہ میں اس کا ذکر کردیا جائے گا۔ یہ صرف اس صورت میں ہوگا جب کہ مصنف کا اضافہ ثابت ہو نہ کہ ناسخ کا۔ ناسخ کا اضافہ حاشیہ میں درج ہوگا۔(1) لیکن کسی ایک مخطوطہ کو خواہ وہ کتنا ہی قدیم اور قابل اعتماد کیوں نہ ہو، پورے طور پر بنیاد بنالینا اور اس کے تمام مندرجات کو صحیح تسلیم کرلینا خطرہ سے خالی نہیں۔ اگر کچھ نہیں تو سہو قلم کا امکان تو بہر حال ہے۔ صحیح طریقہ یہ ہے کہ مختلف مستند مخطوطات میں سے وہ متن قبول کیا جائے جو زبان اور اسلوب بیان کے اعتبار سے مصنف یا شاعر کے عہد اور پھر خود مصنف یا شاعر کی زبان اور اسلوب بیان سے زیادہ سے زیادہ قریب ہو مثلاً انشا کا ایک شعر ہے:

تصور عرش پر ہے اور سر ہے پائے ساقی پر
غرض کچھ زور دھن میں اس گھڑی میخوار بیٹھے ہیں

دوسرے مصرع میں عموماً 'اور' (بجائے 'زور') پڑھا جاتا ہے۔ یہ جاننے کے بعد کہ انشا کے عہد میں لفظ 'زور' (عجیب کے معنی میں) استعمال ہوتا تھا محقق یہ غلطی نہیں کرے گا۔

مصنف کے سہو قلم' کاتب کی دانستہ و نادانستہ اصلاحوں میں نقل در نقل کی غلطیوں کے علاوہ مسودہ پر زمانہ کا بھی اثر پڑتا ہے۔ موسم کے اثر سے کاغذ میں نمی آجاتی ہے۔ بعض اوقات لفظ اڑ جاتے ہیں۔ مخطوطوں اور کتابوں کے ازلی دشمن' دیمک اور بعض دوسرے کیڑے حرفوں کو چاٹ جاتے ہیں۔ اس کمی کو دوسرے مستند نسخوں کی مدد

1- ڈاکٹر صلاح الدین المنجد' مضمون مذکور' ص 90

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پورا کیا جا سکتا ہے لیکن اگر اتفاق سے زیر تحقیق کتاب کا ایک ہی نسخہ ہے اور اس کی کو پورا کرنے کی کوئی صورت نہیں ہے تو ان لفظوں کی جگہ نقطے لگا دینا چاہئے اور حاشیہ میں اس کی توضیح کر دینا چاہئے۔ قیاساً ان کی جگہ پر کچھ نہ لکھا جائے۔

اگر مصنف نے کسی دوسرے مصنف یا مصنفوں کی عبارتوں کے اقتباسات دیئے ہیں یا کسی شاعر اور شاعروں کے اشعار نقل کئے ہیں تو ان کا مقابلہ اصل سے کرنا ضروری ہے تا کہ ان کی صحت کا یقین ہو جائے۔ حاشیہ میں ان کے مآخذ بتا دینا بھی مناسب ہو گا۔ اگر مصنف نے عبارت کا کچھ حصہ حذف کیا ہے تو وہ بھی بتانا ہو گا۔

متن میں بعض اوقات کسی لفظ یا فقرہ یا جملہ یا پیراگراف یا شعر یا اشعار کا اضافہ کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ یہ اضافے تین طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک اساسی نسخہ کے علاوہ کسی اور نسخہ کا اور دوسرا کسی دوسرے مآخذ سے لیا ہوا ہوتا ہے۔ تیسرا اضافہ وہ ہے جو خود محقق سیاق و سباق کلام کے لحاظ سے کرتا ہے ان اضافوں کے ظاہر کرنے کے لئے اُردو میں ابھی تک علامتیں معین نہیں ہوئی ہیں۔ اس لئے مندرجہ ذیل علامتوں کو رائج کیا جا سکتا ہے:

< > : پہلی دو قسم کے اضافے مکسور قوسین میں رکھے جائیں اور حاشیہ میں ان کی وضاحت کر دی جائے۔

[ ] : تیسری قسم کا اضافہ مربع قوسین میں ہو۔ حاشیہ میں اس کی وضاحت کی ضرورت نہیں۔

اگر متن کے کسی لفظ کی تحقیق ناممکن ہو تو قیاساً اس کی تصحیح نہ کی جائے بلکہ اس کے آگے قوسین میں (کذا) لکھ دیا جائے۔ تحقیق متن میں مشکوک الفاظ کی درستی کی جا سکتی ہے لیکن اصلاح نہیں کی جا سکتی۔ محقق کو اس سے بحث نہیں کہ صحیح کیا ہے اسے صرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ دیکھنا ہے کہ مصنف یا شاعر کے عہد کے مطابق کیا ہونا چاہئے۔

متن تیار کرتے وقت املا کا خیال رکھنا ضروری ہے یعنی املا وہی ہوگا جو اس عہد میں رائج تھا مثلاً عہد سودا و میر میں بہت کو 'بہوت' یا دونوں کو 'دونو' لکھتے تھے۔ اگر میر یا سودا یا اس عہد کے کسی دوسرے شاعر کے کسی شعر میں 'بہت' یا 'دونوں' لکھا جائے تو یہ متن کی تصحیح نہیں بلکہ تغلیط ہوگی۔ میرزا فرحت اللہ بیگ نے 'دیوان یقین' کو مرتب کیا جو انجمن ترقی اُردو، ہند کی طرف سے شائع ہو چکا ہے۔ اس میں انہوں نے یقین کے عہد کے طریق املا کی پابندی کرنے کے بدلے بالقصد موجودہ طرزِ املا کی پابندی کی ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ دیوان مذکور موجودہ دور کی کتاب معلوم ہوتا ہے۔ لیکن رسم تحریر میں تبدیلی کی جا سکتی ہے مثلاً قدیم زمانہ میں ٹ، ڈ وغیرہ پر تین یا چار نقطے لگائے جاتے تھے۔ اب تحقیق شدہ متن میں ان پر نقطے لگانے کی ضرورت نہیں۔ اسی طرح قدیم زمانہ میں اکثر دو لفظ ملا کر لکھتے تھے، جیسے پلپل (پل پل)، آنکھومیں (آنکھوں میں) وغیرہ۔ انہیں موجودہ طریقہ کے مطابق الگ الگ لکھنا چاہئے۔ قدیم اور خصوصاً متروک الفاظ پر اعراب لگا دینا چاہئے تاکہ ان کے تلفظ میں غلطی نہ ہو۔

پرانی نثری کتابیں موجودہ طریقہ پر ابواب پر تقسیم نہیں ہوتی تھیں بلکہ فصول پر منقسم ہوتی تھیں اور لکھنے کا انداز یہ تھا کہ عموماً بسم اللہ سے شروع ہو کر تمت ہی پر قلم رکتا تھا۔ فصل کا لفظ اور اگر اس کا عنوان ہوا تو وہ سرخ روشنائی سے متن کے ساتھ لکھا جاتا تھا۔ چونکہ کتاب کو جدید طرز پر مرتب کیا جا رہا ہے اس لئے اسے ابواب پر تقسیم کرنا ہوگا۔ لیکن مصنف کی ترتیب و تقسیم میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ ابواب کے مسلسل نمبر ہوں گے۔ ہر باب کی ابتداء نئے صفحہ سے ہوگی۔ ابواب کا عنوان جلی قلم سے صفحہ کے وسط میں لکھا جائے گا۔ اگر مصنف نے عنوان قائم کیا ہے تو اسے بدلا نہیں جائے گا، اور اگر اس نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنوان قائم نہیں کیا ہے تو محقق کو عنوان قائم کرنا ہوگا۔ محقق کا قائم کیا ہوا عنوان مربع قوسین[ ] میں ہوگا۔ اسے ذیلی سرخیاں بھی قائم کرنا ہوں گی۔ یہ سرخیاں متن کے قلم سے سطر کے ساتھ پیراگراف کی شکل میں لکھی جائیں گی اور باب کے عنوان کی طرح مربع قوسین میں ہوں گی۔ ہر باب کی عبارت کو پیراگرافوں میں تقسیم کرنا ہوگا۔ اگر زیر تحقیق کتاب مختلف اصناف پر مشتمل شعری مجموعہ ہے تو ہر صنف کی ابتداء نئے صفحہ سے ہو گی اور اس کی سرخی جلی قلم سے صفحہ کے وسط میں لکھی جائے گی۔ خود نظم کی سرخی اس سے خفی تر قلم سے تحریر ہوگی۔ مسلسل نظم مثلاً مثنوی، قصیدہ وغیرہ کی صورت میں اشعار کے اعداد پانچ پانچ یا دس دس کے وقفہ سے بتائے جائیں۔

اختلاف نسخ میں ہر اختلاف کا بتانا ضروری نہیں بلکہ صرف اہم اختلافات بتائے جائیں۔ اختلافات بتانے کے دو طریقے ہیں۔ ایک طریقہ یہ ہے کہ متن ہی کے صفحہ پر حاشیہ میں بتائے جائیں، اور دوسرا یہ کہ کتاب کے آخر میں مسلسل نمبروں کے ساتھ درج کئے جائیں۔ دوسرے طریقہ میں طباعت میں سہولت ہوتی ہے لیکن پہلے طریقہ سے مطالعہ میں آسانی ہوتی ہے۔ اسی لئے عموماً اسے ترجیح دی جاتی ہے۔

مقدمہ یا تعارف:

متن پیش کرنے سے پہلے محقق تصنیف اور اس کے مصنف کے متعلق ضروری اطلاعات بہم پہنچائے۔ ایسی عبارت یا تحریر کا عنوان عموماً ''مقدمہ'' ہوتا ہے۔ اسے ''تعارف'' کا عنوان بھی دیا جاتا ہے۔ مقدمہ یا تعارف میں سب سے پہلے معلوم نسخوں کی تعداد بتائی جائے اور ان کے بارے میں مجمل اطلاع دی جائے۔ پھر ان نسخوں کا مفصل ذکر کیا جائے جن سے موجودہ متن تیار کرنے میں مدد لی گئی ہے۔ اس کے بعد ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نسخوں کی تفصیل دی جائے جن کا ایک دوسرے سے موازنہ کیا گیا ہے۔(1) ایک نسخہ کی دوسرے نسخہ پر برتری کے وجوہ اور بعض نسخوں کو خارج کرنے کے اسباب بتانا بھی ضروری ہے۔ ہر استعمال شدہ نسخہ کے اوراق کی تعداد' سطریں فی صفحہ (یا اشعار کی تعداد فی صفحہ) کتب خانہ یا مالک نسخہ کا نام اور پتا' اگر نسخہ مختلف لوگوں کے قبضہ میں رہا ہے تو ان سب کے نام اور پتے' کاتب کا نام' کتابت کا معیار' رسم الخط' روشنائی اور کاغذ کی نوعیت' تاریخ کتابت' ابتدا اور خاتمہ کی عبارت کا بتانا ضروری ہے۔ کاتب کے ترقیمہ کی عبارت نقل کر دینے سے قاری کو نسخہ کی اہمیت کا اندازہ ہو جائے گا۔ اگر نسخہ پر کسی رئیس یا مصنف یا شاعر کے سرپرست کا نام ہے تو وہ بھی بتایا جائے۔ اگر زیر بحث کتاب چھپ چکی ہے تو اس کی خوبیوں اور خامیوں کی نشان دہی اور موجودہ ایڈیشن تیار کرنے کی وجہ یا وجوہ بتانا ضروری ہے۔

حوالہ میں مخطوطات کا پورا نام لکھنا ضروری نہیں بلکہ اس کے بدلے ان کے مخففات استعمال کرنا بہتر ہوگا۔ استعمال سے پہلے ان مخففات کا کسی مناسب موقع پر بتا دینا ضروری ہے۔

نسخوں کا ذکر کرنے کے بعد محقق اپنے طریق کار کی وضاحت کرے اور اپنا اصول بتائے جس کی بنیاد پر اس نے متن تیار کیا ہے۔(2)

اس کے بعد مصنف کے حالات زندگی' تصنیفات وغیرہ کا ذکر کیا جائے لیکن اگر زیر تحقیق کتاب کسی معلوم و مشہور مصنف کی ہے تو پھر اس کی ضرورت نہیں۔ سب سے آخری چیز تصحیح کردہ متن پر حسب موضوع علمی' ادبی' فنی نقطہ نگاہ سے تبصرہ ہوگا۔

1- S.M. Katre' کتاب مذکور' باب 8' ص 78

2- S.M. Katre' کتاب مذکور' باب 8' ص 83

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حواشی وتعلیقات:

صحیح متن پیش کرنا ایک اہم اور مفید علمی خدمت ہے۔ لیکن اس کی اہمیت و افادیت حواشی وتعلیقات کے بغیر ادھوری رہ جاتی ہے اسی وجہ سے موجودہ محققین اس کی طرف خصوصاً توجہ کرتے ہیں۔ مگر کتاب کو غیر ضروری حواشی وتعلیقات سے بوجھل نہ بنایا جائے۔

حواشی وتعلیقات کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ (1) ا۔ اختلافات نسخ اور وہ باتیں جن کا مقصد متن کی صحت اور تعین ہے' مثلاً تلفظ' تذکیر و تانیث وغیرہ کا اختلاف ب۔ مصنف کی لکھی ہوئی مختصر تعلیقات جو بہت کم ہوتی ہیں (2) ا۔ جملوں اوعبارتوں کی تشریح' شخصیتوں کا تذکرہ' مقامات کا تعین' غیر معروف تلمیحات کا پس منظر وغیرہ ب۔ مصنف کی لکھی ہوئی طویل تعلیقات ج۔ غیر معروف اور متروک الفاظ کے معانی۔

پہلی قسم کے حواشی متن کے ساتھ' یعنی اسی صفحہ پر نیچے دیئے جائیں تو بہتر ہے فصل قائم کرنے کے لئے متن اور حواشی کے بیچ میں ایک لکیر کھینچ دی جائے۔ ان حواشی کو کتاب کے آخر میں بھی مسلسل نمبروں کے ساتھ دیا جاتا ہے۔ اس طریقہ پر عمل کرنے سے طباعت میں سہولت ہوتی ہے' لیکن پہلے طریقہ سے مطالعہ میں آسانی ہوتی ہے۔ اس لئے عموماً پہلے طریقہ کو ترجیح دی جاتی ہے۔ دوسری قسم کے حواشی' یعنی تعلیقات وتشریحات کو متن کے خاتمہ پر رکھنا بہتر ہے تاکہ قاری کی توجہ متن سے ہٹنے نہ پائے۔ بعض محققین ان کو بھی متن ہی کے صفحہ پر رکھتے ہیں۔ اس طریقہ کو خوشگوار نہیں کہا جاسکتا۔ تعلیقات یا تشریحات لکھتے وقت اختصار اور جامعیت کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ متروک وغیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معروف الفاظ کے معنی فرہنگ کے عنوان کے تحت تعلیقات سے الگ دیئے جائیں۔

کتابیات اور اشاریہ:

جس طرح تحقیق مقالہ کے خاتمہ پر کتابیات یا فہرست مآخذ دی جاتی ہے اسی طرح مرتبہ کتاب کے آخر میں بھی ان کتابوں، رسالوں وغیرہ کی جو پیش نظر کتاب کے متن، مقدمہ اور تشریحات کے سلسلہ میں استعمال ہوئی ہیں فہرست دینا چاہیے۔ اس فہرست کے تیار کرنے کا طریقہ وہی ہوگا جو مقالہ کی کتابیات کے تیار کرنے میں اختیار کیا جاتا ہے۔ کتاب کے آخر میں اشاریہ بھی دینا ہوگا۔ یہاں بھی وہی طریقہ اختیار کرنا ہوگا جو مقالہ کے اشاریہ میں برتا جاتا ہے۔

عکس:

متن کے کم سے کم ایک صفحہ کا عکس کتاب میں ضرور شامل ہونا چاہیے۔ اگر مصنف کے ہاتھ کی تحریر مل سکتی ہو تو اسے ترجیح دی جائے گی۔

❖❖❖

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتابیات

(ا) انگریزی

1. Adler, Mortimer J., How to read a Book, New York, Simon and Schuster, 1940.
2. Almack, John C., Research and Thesis Writing, Boston, Houghton Mifflin Co., 1930.
3. Best, John W., Research in Education, Sixth Printing, Englewood Cliffs, N.J., Prentice-Hall, Inc., 1961.
4. Bowen, Catherine Drinker, Francis Bacon, London, Hamis Hamilton, 1963.
5. Cole, Arthur H., and Bigelow, Kail W., A Manual of Thesis-Writing, Eight Printing, New York, John Wlley & Sons, Inc., 1956.
6. Darwin, Francis (ed.), Life and Letters of Charles Darwin, London, John Murray, 1887.
7. Dewey, John, How We Think, Boston, D.C. Heath & Co., 1933.
8. Dewey, John, The Quest for Certainty, London, George Allen and Urwin Ltd., 1930.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

9. Gatner, Elliot S.M. and Cordasco, Francesco, Research and Report Writing, Eighth Printing, New York, Barnes and Noble, Inc., 1960.
10. Good, Carter V. and Scates, Douglas E., Methods of Research, New York, Appleton-Century-Crafts, Inc., 1954.
11. Hall, F.W., A Companion to Classical Texts, Oxford, Clarendon Press, 1913.
12. Katre, S.M., Introduction to Indian Textual Criticism, Bombay, Karnatak Publishing House, 1941. [Pona, Deccon College] 1954.
13. Kelley, Truman Lee, Scientific Method, New York, The Macmilian Co., 1932.
14. Lucas, F.L., Style, London, Pan Books Ltd., 1964.
15. Murry, J. Middleton, The Problem of Style, London, Oxford University Press. 1961.
16. Pearson, Karl, The Grammar of Science, London, J.M. Dent & Sons Ltd., 1943.
17. University of Oxford, members of the Faculty of English Language and Literature, Notes on the Presentation of Theses on Literary Subjects, Second edition, London, Rupat Hart-Davis, 1958.
18. Whitney, Frederick Lamson, The Elements of Research, First Indian Eidtion, Bombay, Asia Publishing House, 1961.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

19. Williams, Cecil B. and Stevenson, Allan H. A Research Manual First edition, New York, Harper and Brotbers, 1940.
Revised edition, New York, Harper and E. others, 1951.

20. A New English Dictionary on Historical Principles, Vol. VIII, Oxford, Clarendon Press, 1910.

21. Encyclopaedia Britannica, Vol. XXII, Chicago, William Benton, 1960.

22. Webster's New International Dictionary of the English Language, Second edition, Springfield, Mass., U.S.A., G., & C. Merriam Co., 1948.

(ب) اُردو

23- حالی، خواجہ الطاف حسین، حیات جاوید، دہلی، انجمن ترقی اُردو، ہند، 1939ء

24- حالی، خواجہ الطاف حسین، حیات سعدی، لاہور، شیخ مبارک علی، 1927ء

25- ڈار، بشیر احمد، حکمائے قدیم کا فلسفۂ اخلاق، لاہور، ادارۂ ثقافت اسلامیہ، 1958ء

26- سلیمان ندوی، (مولانا) سید، حیات شبلی، اعظم گڑھ، دارالمصنفین، 1943ء

27- شبلی، (مولانا)، شعر العجم، طبع سوم، جلد چہارم، اعظم گڑھ، معارف پریس، 1923ء

28- مالک رام و مختار الدین احمد، مرتبہ، نذر عرشی، نئی دہلی، مجلس نذر عرشی، 1965ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ج) رسالے

29- اورینٹل کالج میگزین' لاہور' جلد 23 (47-1946ء)

30- فکرونظر' علی گڑھ' جلد 2 (1961ء)

31- نقوش' لاہور' نمبر 97' مارچ (1963ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشاریہ

(ا) اسما

ا

آثارالصنادید 18

آکسفورڈ ڈکشنری 7

آکسفورڈ یونیورسٹی (پروفیسر) 56

آلمک 8‘10

آیووا 19

اڈیسن‘تھامس 7

اُردو(رسالہ) 27 (حاشیہ)

افلاطون 51

اناطول فرانس 51, 53

انشا 83

اورینٹل کالج میگزین 28 (حاشیہ)

ب

بائرن 10

بالزاک 51

براؤن‘ اڈورڈ 16

برہان 28 (حاشیہ)

بسٹ 39‘ 47

بسِول 43

بیکن‘فرانس 11

پ

پوسٹ گیٹ 72

پیرکن 12

ٹ

ٹالسٹائی 51

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج

جیمز، ولیم 51

ح

حالی، (مولانا) خواجہ الطاف حسین 17، 53

د

دیوان یقین 85

ڈ

ڈارون، چارلز 11

ڈوی، ملول 23

ر

ریسرچ اینڈ رپورٹ رائٹنگ، مصنفین 20، 37

ریسرچ مینول، مصنفین 46، 47، 48

روسو 51

رینکے 16

س

سعید نفیسی 16

سلیمان، سر شاہ 16

سلیمان ندوی (مولانا) سید 16، 16، 33، 45، 51

سودا، میر، عہد 85

سید احمد خان، سر 17

ش

شبلی (مولانا) 16، 45، 51، 52، 52

ع

عبدالحق (مولوی) 51، 52

عبدالقادر، شیخ 17

عرشی، مولانا امتیاز علی خاں 18

ف

فرحت اللہ بیگ، میرزا 85

ک

کرافورڈ 9

کون فیوشش 54

کیلی 8

کیونڈش 16

گ

گبن 51

گلستاں 54

گلیلیو 15

ل

لنڈ 42

لوکس، پروفیسر 52

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

م

محمود خاں شیرانی' حافظ 17

مرے' مڈلٹن 53

معارف 28(حاشیہ)

میتھڈز آف ریسرچ' مصنفین 14

میکالے 51

مینول آف تھیسس رائٹنگ' مصنفین 32

ن

نذیر احمد' ڈاکٹر 78

نوائے ادب 28(حاشیہ)

و

وبسٹر (لغت) 7

وحشتی 13' 33' 44

ہ

ھچنز 8

ہرشیل 15

ہیلن ڈربی شائر 18

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ناشر
خان بک کمپنی
دکان نمبر 5-4 کمپیوٹر سنٹر
3۔کورٹ سٹریٹ لوئر مال، لاہور
فون: 042-37325463